اَلْحَمْدُ لِلّٰہ

کہ داڑھی بڑھانے کا وجوب اور منڈانے یا مقدار شرع سے
زیادہ کتروانے کی حرمت اور اونکی مذمت میں اٹھارہ آیتیں
بہتر حدیثیں ساٹھ ارشادات علما سے کامل تحقیق اور منکرین
کے شبہات کا پورا ابطال ہے

باسم تاریخی

لمعۃ الضحٰی ۱۵ ۱۳ فی اعفاء اللحٰی ۱۲۷

تصنیف لطیف امام اہلسنت ناصر شریعت ہادی ملت قامع بدعت
مجدد مأتہ حاضرہ مؤید ملت طاہرہ صاحب تصانیف کثیرہ باہرہ اعلحضرت
سیدنا و مولٰنا مفتی الحاج احمد رضا خان صاحب قادری برکاتی

متع اللہ المسلمین بطول بقائہ

اور

حکیم ابوالعلا مولنا مولوی امجد علی رضوی نے اپنے اہتمام سے
مطبع اہلسنت وجماعت بریلی میں چھپا کر شائع کیا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

استفتا

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ وہابیہ کہتا ہے داڑھی منڈانا حرام نہیں کیونکہ حرام یا ثابت ہوگا بدلیل قطعی لاشبہۃ فیہ حرام وہ جسکی حرمت دلیل قطعی سے ثابت ہو قرآن شریف میں تو اسکا کہیں حکم ہی نہیں یا ہو امر اعفاء اللحیۃ سے کوئی حکم نہیں نکلتا بلکہ ایک بات ہمارے مفید البتہ پیدا ہوتی ہے کہ داڑھی بڑھانا بعض وقت مضر ہوتا ہے دشمن نے بڑی داڑھی پکڑ کر مارنا شروع کیا تو ٹینا ہی پڑا سنن ابی داود میں یوں مروی ہے عشر من الفطرۃ قص الشارب واعفاء اللحیۃ الخ حدثنا موسی بن اسمعیل وداود بن شبیب قالا حدثنا حماد عن علی بن زید عن سلمۃ بن محمد عن عمار بن یاسر ان النبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم قال ان من الفطرۃ المضمضۃ والاستنشاق بالماء ولم یذکر اعفاء اللحیۃ وروی نحوہ عن ابن عباس قال خمس کلها فی الرأس وذکر فیها الفرق ولم یذکر اعفاء اللحیۃ قال ابو داود وروی نحو حدیث حماد عن طلق بن حبیب ومجاہد وعن بکر المزنی قولہم ولم یذکروا اعفاء اللحیۃ حاصل اسکا یہ کہ ان نو دس رواۃ نے یہ روایت کی کہ آنحضرت صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے اس حدیث میں داڑھی بڑھانے کا ذکر بھی نہیں کیا بلکہ اوروں کی جگہ کا ذکر فرمایا اس سے بھی معلوم کہ داڑھی بڑھانا کوئی ضروری سنت نہ ہوگی جیسی مانگ کا نکالنا [illegible] حدیث [illegible] اعتبار نہیں صحیح بخاری میں یوں ہے خالفوا المشرکین قصوا الشوارب واعفوا اللحی مخالفت کرو مشرکین کی مونچھیں ترشواؤ اور چھوڑو داڑھی خالفوا المشرکین [illegible] بعض مشرکین داڑھی بڑھاتے ہیں

ہین بس اونکی مخالفت یہ ہی کہ خود داڑھی منڈاؤ اور بعض منڈاتے ہین تو اونکی مخالفت یہ ہی کہ بڑھاؤ و بہرحال بڑھاتے اور منڈاتے والے دونون خالفوا المشرکین مین داخل ہین کیونکہ مخالفت کا حکم عام ہی جس مشرک کی چاہین مخالفت کرین باقی رہا اسکا جواب وقصوا الشوارب واعفوا اللحی مخفی نہ ہی کہ انبیا علیہم السلام ہمیشہ درستگی اخلاق کے واسطے مبعوث ہوتے اسیلیے ہمارے پیغمبر آخر الزمان بھی مبعوث ہوئے اونپر دین کامل اور نبوت ختم ہو گئی الیوم اکملت لکم دینکم اخیر کے دن ہمنے تمھارا دین تمپر کامل کر دیا داڑھی بڑھانا اخلاق مین داخل ہے تو باوجود اسکے کہ قرآن کامل کتاب اللہ کی ہے اخلاقی احکام سے خالی ہو تو دین کامل نہ ٹھہرا لامحالہ کہنا پڑیگا کہ یہ اخلاق مین داخل نہین اور اس سے ہمارا مطلب حاصل ہو جاتا ہی۔ داڑھی بڑھانا مستحب البتہ ہے یا سنت ہوگا سنت لیکن یہ بھی اعتدال تک ہے۔ ریش باید ت دو موئے در سخندان نوشتہ کہ در سایہ او بچہ در خرگوش تشہ قول عرب ہے من طال لحیتہ فقد نقص عقلہ بفرض محال تسلیم بھی کر لین کہ داڑھی بڑھانا فرض یا منڈانا حرام ہی تو اوسکا یہ جواب ہی کہ اللہ تعالی فرماتا ہی واذا حللتم فاصطادوا یعنی احرام سے فارغ ہونیکے بعد شکار کرو شکار کرنا صیغہ امر مین فرمایا گیا جو علامت فرضیت ہی لیکن آجتک اسپر عملدرآمد نہ ہوا سبب اس کا یہ کہ یہ حکم طبائع پر موقوف رکھا گیا ہے کہ جی چاہے تو شکار کرو حاصل یہ کہ شریعت کے بعض احکام ایسے بھی ہوتے ہین جنکا نہ کرنا موجب عتاب شرعی نہین فرضیت یا حرمت قرآن ہی سے ثابت ہو سکتی ہی یا حدیث متواتر یا مشہور سے حرام فرض کے مقابلہ مین آتا ہی تو جب داڑھی منڈانا حرام ہوا تو رکھنا فرض ہوا مگر فرض کسی نے نہ لکھا۔

ز قرآن سخن گفتہ ام در حدیث	سر از من نہ پیچید جز اہل خبیث
سخن راست گر تو بگوئی ہمے	بہشت حقائق بپوئی ہمے
پس اعفاے لحیہ چرا گوئی فرض	نشد را حیا نشد مگر گشت فرض
مگر اید دان کہ قرآن ہی کامل است	پس اعفائے لحیہ چرا مضمر است

انتہی۔ یہ قول دلبید کا کیسا اور داڑھی منڈانے کا حکم کیا ہی بینوا توجروا۔

فتوی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ الذی ھدنا للاسلام ووفقنا لاقتفاء آثار انبیائہ الکرام واجتناب اقذار اللفرق الانجاس الارجاس اللیام وافضل الصلوات والسلام علی سید الھادین الی سبل السلام الذی اوتی القرآن ومثلہ معہ فی احکام الاحکام وان رغم انف الملحدین فی الدین المارقین الطغام وعلی آلہ واصحابہ المتادبین باٰدابہ الذین اجاروا بالقتل والاسر والھدم الردی علی الجمع المقبوح المتبرج المحلوق اللحی من علوج الارذام ومجوس الاعجام فصلی اللہ تعالیٰ علی الحبیب والہ مظاہر جمالہ وعلینا معہم الی یوم القیام۔

الجواب

رب انی اعوذ بک من ھمزات الشیطین واعوذ بک رب ان یحضرون قال ربنا تبارک وتعالیٰ واعرض عن الجٰھلین جاہلوں سے موتھ پھیرئے ولید بلید جس کی علمی لیاقت پر ماشاء اللہ خود اسی تحریر کا ایک ایک فقرہ گواہ (۱) خاک بسر مضامین لفاظ تک ٹھیک نہیں نثر بشر نثار نظم نظم پیروین (۲) عبارت ما ثبت ترکہ ترجمہ جس کی حرمت (۳) اصل عبارت خود مصرح مقصود کہ ترک حلق یقیناً قطعاً متواتر بلکہ ضروریات دین سے ہے (۴) ترجمہ دیکھیے تو وہ موجود کہ حرام کی حدیث حرمت ماخوذ (۵) سنن ابی داؤد شریف سے نقل میں عجب مضحکہ خیز جہل وسفاہت کچھ از روئے چالاکی کچھ براہ جہالت۔ اصل حدیث حسن متصل مسند کہ نہ صرف سنن ابی داؤد بلکہ صحیح مسلم وسنن نسائی وجامع ترمذی وسنن ابن ماجہ ومسند امام احمد وغیرہا اجلہ کتب معتمدہ مشہورہ میں ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی کہ خود حضور پرنور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم فرماتے ہیں دس چیزیں اصل فطرت شرائع قدیمہ مستمرہ انبیائے کرام علیہم الصلاۃ والتحیۃ سے ہیں از انجملہ لبیں کتروانی اور داڑھی بڑھانی یہ حدیث جلیل جسے امام مسلم نے اپنی صحیح میں تخریج فرمایا امام ابو داؤد نے سکوت کیا امام ترمذی نے ہذا حدیث حسن کہا اسکی وقعت چھپانے کو سند تو سند یہ بھی نقل نہ کیا کہ کس کی بات ہے (ام المومنین م کسکا ارشاد ہے (حضور افضل المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہم وعلیہا وسلم)

دوسری حدیث کہ خود نفس اسنادوں میں امام ابوداود نے اوسکی سند میں ارسال یا انقطاع کا پتا بتایا تھا تابعی تک پہنچتی ہیں تو مرسل ہوتی ہے صحابی تک پہنچاتے ہیں تو منقطع ہوئی جاتی ہے ناقل عاقل ابتدا سے اوسکی سند نقل کر لایا جب اسپر آیا صاف قطع کرکے الی آخرہ کا پردہ چھپایا حالانکہ اہل علم کی نزدیک اسیقدر نقل اوسکا حال جاننے کو بس تھی ارسال وانقطاع سے قطع نظر کیجیے خود سند میں سلمہ بن محمد مجہول اور علی بن جدعان شیعی ضعیف واقع اصل عبارت سنن ابی داود یہ ہے حدثنا موسی بن اسمعیل وداود بن شبیب قالا ثنا حماد عن علی بن زید عن سلمۃ بن محمد بن عمار بن یاسر قال موسی عن ابیہ وقال داود عن عمار بن یاسر رضی اللہ تعالی عنہما ان رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم قال ان من الفطرۃ المضمضۃ والاستنشاق فذکر نحوہ ولم یذکر اعفاء اللحیۃ وزاد والختان اھ۔

(۶) پھر اس حدیث کو اوسکے مخالف سمجھنا کیسی جہالت ہے وہ انہیں تو خود من تبعیضیہ موجود ہے کہ فرمایا خصال فطرت سے بعض چیزیں یہ ہیں خود معلوم ہوا کہ بعض اور بھی ہیں تو داڑھی بڑھانیکا انہیں ذکر نہ آنا حدیث ام المومنین کا کب مخالف ہو سکتا ہے اور یہ تو جاہلوں سے کہا جاتا ہے اہل علم جانتے ہیں کہ ایسی جگہ عدد میں بھی حصر مقصود نہیں ہوتا بلکہ اعانت ضبط وحفظ کے لیے صرف مذکورات کا شمار کرنا و لہذا ہم اس حدیث دوم کی زیادات یعنی ختان وانتضاح کو بھی خصال فطرت سے مانتے ہیں اور حدیث اول کو باآنکہ اوسمیں عدد مذکور ہے اسکا نافی نہیں جانتے عشر من الفطرۃ نہیں الفطرۃ عشر ہوتا جب بھی زیادہ کے منافی نہ تھا و لہذا ابوبکر ابن العربی نے شرح ترمذی میں خصال فطرت کا عدد تیس تک پہنچایا اتحاف السادۃ المتقین میں ہے ودعوی العدد لیس بحجۃ لانہ اقتصر فی حدیث ابی ہریرۃ علی خمس وفی حدیث ابن عمر علی ثلث وفی حدیث عائشۃ علی عشر مع ورود غیرہا وقد تقدم انہا ثلثۃ عشر واوصلہا ابوبکر بن العربی الی ثلثین فتاوی رضویہ کے مجلد رابع میں مسئلہ وجوہ افضلیت حضور سید عالم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم اور تفصیل بازغ دیکھنی ہو تو فقیر کا رسالہ البحث الفاحص عن طرق احادیث الخصائص ملاحظہ کیجیے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے کبھی فرمایا فضلت علی الانبیاء بست میں چھ باتوں میں تمام انبیاء پر فضیلت دیا گیا مسلم عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالی عنہ کبھی فرمایا اعطیت خمسا لم یعطہن احد من قبلی مجھے پانچ چیزیں وہ عطا ہوئیں کہ مجھ سے پہلے کسی

عہ ضعیف من الرابعۃ ۱۲ التقریب عہ مجہول من الخامسۃ ۱۲ التقریب عہ مقبول من الثالثۃ ۱۲ التقریب عہ روایۃ عن جدہ مرسلۃ ۱۲ میزان

کو نہ ملین الشیخان عن جابر رضی اللہ تعالی عنہ (ایک حدیث مین ہے فضلت علی الانبیاء بست
مین انبیا پر دو باتون مین تفضیل دیا گیا البزار عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالی عنہ دوسری حدیث مین ہے
ان جبریل بشرنی بعشر لم یؤتھن نبی قبلی جبریل نے مجھے دس چیزون کی بشارت دی کہ مجھ سے پہلے
کسی نبی کو نہ ملین ابن ابی حاتم وعثمان الدارمی وابونعیم عن عبادۃ بن الصامت رضی اللہ تعالی عنہ
حاصل یہ کہ ان سب احادیث مین نہ صرف عدد کم بیش ہے وہ بھی مختلف ہین کسی مین کچھ فضائل شمار
کیے گئے کسی مین کچھ کیا یہ حدیثین معاذ اللہ باہم متعارض سمجھی جائنگی یا دریا وس مین حضور اقدس
صلے اللہ تعالی علیہ وسلم کی تفضیلین منحصر حاشا للہ اونکے فضائل نا مقصود اور فضائل نامحصور
بلکہ حقیقۃ ہر کمال ہر فضل ہر خوبی مین حضور کو اطلاقا اونھین تمام انبیا و مرسلین و خلق اللہ اجمعین پر
تفضیل تام و عام و مطلق ہو کہ جو کسیکو ملا وہ سب اونھین ملا اور جو اونھین ملا وہ کسیکو نہ ملا ع
آنچہ خوبان ہمہ دارند تو تنہا داری ہے بلکہ انصافا جو کسیکو ملا آخر کس سے ملا اس کے ہاتھ سے
ملا اس کے طفیل مین ملا اس کا پرتو ہے ملا اوسی اصل ہر فضل و منبع ہر جود و مصدر ہر کمال و منشأ ہر وجود
صلی اللہ تعالی علیہ وعلیہم وسلم ع فانما اتصلت من نورہ بہم ۝ انما مثلوا صفاتک للناس کما
مثل النجوم الماء ہے یہ تقریر فقیر نے بیان اس لیے ذکر کی کہ حدیث خمس من الفطرۃ یا الفطرۃ
خمس یا قول ابن عباس خمس کلھا فی الراس دیکھکر سفہا کو سودا اوٹھا

(۷) کمال سفاہت یہ کہ ایک سند کے سب راویون کو جدا جدا شمار کرکے حکم لگا دیا کہ ان
نو بس رواۃ نے یون روایت کی حالانکہ سلسلہ سند مین اگر یکے اندر یکے دیگرے ہزار ایک
عدد رواۃ پہنچے تو وہ ایک ہی راوی کی روایت ہے اسمین تعدد نہین ہو سکتا جبتک اس تعبیر
واحدہ مین متعدد راوی نہ ہون اور سند عالی سے نازل اشرف ہے خصوصا اوس کو
جو کثرت رواۃ سے ترجیح مانتے ہین حالانکہ یہ بالبداہۃ باطل وہ وقت گرمی کہ یہ شخص خود اوس
تک کوئی حدیث متصل نہ کرتا تھا اور نہ آپ بہت کوئی بیس چالیس گن دیتا کہ اسقدر راویون
نے اعفا ذکر نہ کیا۔

(۸) کچھ پڑھا لکھا ہوتا تو اپنی ہی نقل کردہ عبارت دیکھتا کہ ابوداود نے لم یذکر اعفاء اللحیۃ بصیغہ
واحد فرمایا ہے کہ اس راوی نے اعفاء لحیہ کا ذکر نہ کیا یا لم یذکروا بصیغہ جمع ظاہرا اپنی نقل مین

جو لم یذکر اعفاء اللحیۃ واقع ہوا واو عاطفہ کو واو جمع سمجھا اور سابق ولاحق کے تمام صیغ مفردہ ذکر
زاد قال لم یذکر سے آنکھیں بند کرکے صاف لم یذکروا بنالیا کہ تمام رجال سند کو شامل ہو

(۹) لطیفہ تیرہ یہ کہ ان سب رواۃ نے یہ روایت کی کہ آنحضرت صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے
اس حدیث میں داڑھی بڑھانیکا ذکر نہ کیا بے علم بیچارہ تو اسکے معنی بھی نہیں جانتا اور ناحق
دنا روا آثار موقوفہ ومقطوعہ کو قول رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم ٹھہرائے دیتا ہے ابن
عباس رضی اللہ تعالی ہیں اور مجاہد وبکر وطلق تابعین یہ آثار خود انھیں حضرات کے اپنے قول ہیں نہ
کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے ارشاد تشبیہ طلق سے اونکا قول بھی دونوں طرح
مروی ہے انکی بھی صحیح اون سے وہی کامل روایت ہے جنمیں توفیر اللحیۃ موجود ہے

(۱۰) لطیفہ یہ لطف یہ کہ ان سب نے اوسکی جگہ مانگ روایت کی اللہ اللہ اتنا بے ادراک
اور ایسا بیباک ذرا کسی ذی علم سے عبارت ابی داود کا ترجمہ کراکر دیکھے کہ وہ مانگ کا ذکر
صرف اثر ابن عباس میں بتاتے ہیں یا ان سب کی روایت ہی ٹھہراتے ہیں بے علم کے
نزدیک گویا عدم ذکر اعفاء لحیہ کے معنی ہی یہ ٹھہرے ہیں کہ اوسکی جگہ مانگ کا ذکر کیا

(۱۱) جب جہالت کی یہ حالت تو اسکی کیا شکایت کہ اپنے اس زعم باطل پر فرق واعفا کا
ذکر شمار میں تبادل سمجھکر دونوں کا حکم یکساں ٹھہرا دیا ایسا ہوتا جب بھی تو اوسکا حاصل صرف
اتنا نکلتا کہ اس بات کا بیان نہ کیا ہو یعنی خصال فطرت سے ہونا اسمیں دونوں شریک
ہیں نہ یہ کہ سب احکام میں یکساں ہیں عمدۃ القاری وفتح الباری وارشاد الساری شروح صحیح
بخاری وغیرہا کتب کثیرہ میں ہے۔ واللفظ للخطیب ہذہ الخصال منہا ما ہو واجب کالختان وما ہو
مندوب ولا مانع من اقتران الواجب بغیرہ کما قال تعالی کلوا من ثمرہ اذا اثمر واتوا حقہ
یوم حصادہ فایتاء الحق واجب والاکل مباح۔

(۱۲) پھر چالاکی یہ کہ اسکے متصل جو امام ابو داود نے دوسری حدیث مرفوع حضور سید عالم
صلی اللہ تعالی علیہ وسلم اور ایک اثر امام ابراہیم نخعی رضی اللہ تعالی عنہ کا ذکر کیا کہ ان میں بھی داڑھی
بڑھانا شمار ہوا یا اول ادا آخر اڑا گیا عبارت سنن یہ ہے وفی حدیث محمد بن عبد اللہ بن ابی
مریم عن ابی سلمۃ عن ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم واعفاء اللحیۃ وعن ابراہیم النخعی

نحوہ و ذکر اعفاء اللحیۃ والختان (۱۳) کمال جہالت دیکھیے کہ اپنے مقام اجتہاد سے تنزل
کر کے داڑھی بڑھانیکو فرض منڈانے کو حرام تسلیم کرتا اور اس تسلیم کی تقدیر پر امر اباحت کیلیے
نیے سے جواب دیتا ہے بے عقل سے کون کہے کہ جب حرمت تسلیم پھر اباحت کہان (۱۴

۱۵-۱۶) اللہ عزوجل کے پاک مبارک رسولون سے استہزا انہین بے اعتدالی کا مرتکب بتاتا
شرع مطہر کو بے اعتدالیون کا پسند کرنے والا ٹھہراتا سیدنا موسی کلیم اللہ و ہارون نبی اللہ علیہما الصلاۃ
والسلام کی نسبت یہ ملعون الفاظ کہ دشمن نے بڑی داڑھی الخ ہارون علیہ الصلاۃ والسلام کی
ریش مطہر بڑی ہونا قرآن عظیم سے ثابت جا نکر پھر وہ ناپاک ملعون شعر وہین بال بر اعتدال بند
اور شریعت و انبیا کو بڑھانا پسند آن باتون کا جواب کفرستان ہند مین کیا ہو سکتا ہے مگر صبح
قیامت قریب ہے وسیعلم الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون ۞ قل اباللہ و آیاتہ
و رسولہ کنتم تستھزءون ۞ والذین یؤذون رسول اللہ لھم عذاب الیم
تبدیل و جہالت و شیوۂ جاہلیت و بیقیدی و جرأت کی یہ نوبت تو کلام و خطاب کا کیا محل
اور حق کے حضور گردن جھکانے کی کیا امل مگر قرآن عظیم نے جہان اعراض کا حکم بتایا فاصدع
بما تؤمر و لتبیننہ للناس بھی ارشاد فرمایا لہذا ایضاح حق و ازاحت باطل و استیصال
شبہات و استحصال دلائل کے لیے یہ چند تنبیہین مکتوب اور مسلمانون کے حق مین حضرت
حق سے حق پر استقامت مطلوب و ما توفیقی الا باللہ علیہ توکلت و الیہ انیب تنبیہ اول
مسلمانو تمہارے رسول اکرم سید عالم عالم الغیوب صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کو رب عزوجل نے علم
اولین و آخرین عطا فرمایا حضور اقدس صلی اللہ تعالی علیہ وسلم پر قرآن عظیم اتارا تبیانا لکل
شئ ہر چیز کا روشن بیان تفصیل کل شئ ہر شے کی کامل شرح ما فرطنا فی الکتب من
شئ ہم نے کتاب مین کچھ اوٹھا نہ رکھا۔ انہین تمام احکام جزئیہ تفصیلیہ ہی نہین بلکہ ازلا
ابدا جمیع کوائن و حوادث بالاستیعاب موجود ہین امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ سے مروی کہ حضور
پرنور سید عالم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم فرماتے ہین کتاب اللہ فیہ نبا ما قبلکم و خبر ما بعدکم و حکم ما بینکم قرآن
امین خبر ہے ہر اوس چیز کی جو تم سے پہلے ہے اور ہر اوس شے کی جو تمہارے بعد ہے
اور حکم ہے ہر اوس امر کا جو تمہارے درمیان ہے رواہ الترمذی عبد اللہ بن عباس

رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں لو ضاع لی عقال بعیر لوجدتہ فی کتاب اللہ اگر میرے اونٹ
کی رسی گم جائے تو میں قرآن عظیم میں اوسے پاؤں ذکرہ ابن ابی الفضل المرسی نقل عنہ فی
الاتقان امیر المؤمنین علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں لو شئت لاوقرت من تفسیر فاتحۃ
سبعین بعیرا میں چاہوں تو سورۂ فاتحہ کی تفسیر سے ستر اونٹ بھر دوں ایک اونٹ کتنا بوجھ
اوٹھاتا ہے اور ہر من میں کتنے ہزار اجزا حساب سے تقریباً پچیس لاکھ جز آتے ہیں یہ فقط سورہ
فاتحہ کی تفسیر ہے پھر باقی کلام عظیم کی کیا گنتی پھر یہ علم علی ہے کہ اسکے لیے علم صدیق اوسکے بعد
علم صدیق کو کیا پوچھنا ہے وہ بے شمار تو بے شمار علم علی کے تو حصے لیجئے کان ابوبکر اعلمنا ہم
میں زیادہ علم والے ابوبکر تھے پھر علم نبی تو علم نبی ہے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم غرض قرآن عظیم و
فرقان کریم میں سب کچھ ہے مگر جتنا علم اوتنی ہی فہم جس قدر فہم اوسیقدر علم وتلك الامثال نضربہا
للناس وما یعقلہا الا العالمون کہا یہیں ارشاد تو سب کیلئے ہوئے ہیں پر اونکی سمجھ اونہیں
کو ہے جو علم والے ہیں پھر علم کے مدارج بیحد متفاوت وفوق کل ذی علم علیم یا علم اسکی میں
نہایت نہایات حضور سید الکائنات علیہ وعلی آلہ افضل الصلوات والتحیات لہٰذا ارشاد ہوا
انا انزلنا الیک الکتاب بالحق لتحکم بین الناس بما اریک اللہ حضور کا جو کچھ حکم جو کچھ راہ جو کچھ طریقہ
جو کچھ ارشاد ہے سب قرآن عظیم سے ہے ان الی ربك المنتہیٰ سب قرآن عظیم میں ہے ان
ہولا ہی بچھی اگر حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے علم تام وشامل سے جانا کہ
آخر زمانہ میں کچھ بد دین مکابر بد لگام فاجر ایسے آنے والے ہیں کہ ہمارا جو حکم اپنی اندھی آنکھوں
سے بظاہر قرآن عظیم میں نہ پائیں گے منکر ہو جائیں گے بل کذبوا بما لم یحیطوا بعلمہ ولما یاتہم
تاویلہ کذلك کذب الذین من قبلہم فانظر کیف کان عاقبۃ الظالمین لہٰذا حضور
پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے صاف ارشاد فرمایا الا انی اوتیت القرآن ومثلہ معہ الا یوشك
رجل شبعان علی اریکتہ یقول علیکم بہذا القرآن فما وجدتم فیہ من حلال فاحلوہ وما وجدتم فیہ من حرام فحرموہ
وان ما حرم رسول اللہ کما حرم اللہ سن لو مجھے قرآن عطا ہوا اور قرآن کیساتھ اوسکا مثل خبردار
نزدیک ہے کہ کوئی پیٹ بھرا اپنے تخت پر پڑا کہے یہی قرآن لیے رہو اس میں جو حلال پاؤ اوسے حلال جانو جو
حرام پاؤ اوسے حرام مانو حالانکہ جو چیز رسول اللہ نے حرام کی وہ اوسکی مثل ہے جو اللہ نے حرام

فرمائی رواہ الائمۃ احمد والدارمی وابوداود والترمذی وابن ماجۃ بالفاظ متقاربۃ عن المقدام بن
معدیکرب رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لاالفین احدکم متکئا علی اریکتہ
یاتیہ الامر من امری مما امرت بہ او نہیت عنہ فیقول لا ادری ما وجدنا فی کتاب اللہ اتبعناہ خبردار
میں نہ پاؤں تم میں کسیکو اپنے تخت پر تکیہ لگائے کہ میرے حکم سے کوئی حکم اوسکے پاس آئے
جسکا میں نے امر فرمایا یا اوس سے نہی فرمائی ہو تو کہنے لگے میں نہیں جانتا ہم تو جو کچھ قرآن میں پائینگے
اوسکی پیروی کرینگے رواہ احمد وابوداود والترمذی وابن ماجۃ والبیہقی فی الدلائل عن ابی رافع رضی اللہ
تعالیٰ عنہ اور ایک حدیث میں ہے حضور والاصلاۃ اللہ تعالیٰ وسلامہ علیہ نے فرمایا ایحسب
احدکم متکئا علی اریکتہ یظن ان اللہ لم یحرم شیئا الا ما فی ہذا القرآن الا وانی واللہ قد امرت ووعظت
ونہیت عن اشیاء انہا لمثل القرآن او اکثر کیا تم میں کوئی اپنے تخت پر تکیہ لگائے گمان کرتا ہے
کہ اللہ نے نہیں حرام کیں مگر یہی چیزیں جو قرآن میں لکھی ہیں سن لو خدا کی قسم میں نے حکم دئے
اور نصیحتیں فرمائیں اور بہت چیزوں سے منع فرمایا کہ وہ قرآن کی حرام فرمائی اشیاء کے برابر بلکہ
بیشتر ہیں رواہ ابوداود عن العرباض بن ساریۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس منکر کا داڑھی بڑھانے
کے حکم کو کہنا قرآن میں کہیں نہیں اور اسی بنا پر احادیث صحیحہ سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
کو پیٹھ پر دے دینا کہ داڑھی بڑھانا اخلاق میں ہوتا تو قرآن میں کیوں نہ آتا یہی پیٹ بھرے
بے فکرے بے نصیب بہرے کی بات ہے جسکی پیشین گوئی حضور عالم ماکان ومایکون فرما چکے
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سچ فرمایا رب عز وجل نے فلا وربک لا یؤمنون حتی یحکموک
فیما شجر بینہم ثم لا یجدوا فی انفسہم حرجا مما قضیت ویسلموا تسلیما قرآن
عظیم قسم کھا کر فرماتا ہے کہ اے نبی جب تک تیری باتیں دل وجان سے نہ مانیں ہرگز مسلمان نہ ہونگے طوطے
کی طرح زبان سے لاالہ کلمہ رٹے جائیں کیا ہوتا ہے۔

تنبیہ دوم مسلمانو یہ گمراہ قوم جنکی پیشین گوئی احادیث مذکورہ میں گزری صرف حدیثوں ہی کے
منکر نہیں بلکہ حقیقۃً قرآن عظیم کو عیب لگانے والے اور دین متین کو ناقص و ناتمام بتانے
والے ہیں حدیثیں تو یوں چھوڑ بیٹھے ہیں کہ انبیاء صرف درستی اخلاق کے لیے آتے ہیں [illegible]
کی باتیں اخلاق سے ہوتیں تو قرآن میں کیوں نہ آتیں ورنہ تو قرآن اخلاقی احکام سے

خالی اور دین ناقص ٹھہرتا ہے جب مصطفے صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی حدیثیں یون بیکار ہوئین
پھر اور کسیکی بات کا کیا ذکر فبای حدیث بعدہ یؤمنون اب کئی سے [illegible] احکام ورد کو
جنکی صاف صریح تصریح کتاب اللہ مین ہی اون سکے سوا سب اخلاق سے [illegible]
واخلاق کے ہزارون احکام جنمین کوئی ذکر قرآن کا [illegible]
مہمل معطل اور تمامی دین باطل ومختل مثلاً مردان کا داڑھی منڈانا [illegible]
گندھوا کر ہاتھ پاؤن مین مہندی رچا کر زنانے کپڑے لہنگے پہنکے [illegible] پاؤن
تک جڑاؤ گہنا پہنکر ہزارون کے مجمع مین ناچنا بھاؤ بتانا کسی آیت قرآن سے [illegible]
اعضا ہر جو بیت کرنا کہہ نخنہ بنانا ناک پر انگلی رکھکر تالیان بجانا کسی صورت مین منع آیا ہے
وعلی ہذا القیاس ہزارون افعال وسواس خناس اب منکر مستکبر سے پوچھا ہو کہ ان افعال کو
ان کے امثال کو معاذ اللہ ملت اسلام مین حلال بتا کر دین کو عیاذاً باللہ مخنث بیہودہ [illegible]
بنائیگا یا شرعی حرام ٹھہرا کر نصوص قرآن سے خالی پا کر معاذ اللہ قرآن عظیم کو ناقص وناتمام
بتائیگا ایسے حضرات کی تمام جدید تحقیقات تشقیہ کا اندرونی بخار وہی پادریون کو خبیث اعانت
دینا اور دین متین کا مضحکہ اوڑانا ہوتا ہے وسیعلم الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون بہت اچھا اگر
داڑھی منڈانا حرام نہین کہ قرآن عظیم مین اسکے احکام نہین تو جہان اوس پر عمل ہے
پوری شرافت کے افعال بھی برتے گر وکیا دین کہ وہ بھی تحریم بھی قرآن مین کہین نہین [illegible] پوری
ہی گاے نہ کھایے کہ دین ہندو کے کامل ہو مین کہا لیجئے اچھا کسی قرآن مین کہیں ناک
کٹانا بھی حرام نہین لکھا والانف بالانف مین دوسرے کی ناک کاٹنے پر سزا کا اپنی قطع کرانیکا
ذکر کیا ہے ایک کاٹ کر دوسری کہان سے لائیگا کہ الانف بالانف کا محل پائیگا
جہان داڑھی منڈائی ہے یہ اونچی کوٹ آنکھون کی اوٹ جس سے ناحق چہرہ ناہموار دکھاتا ہو
اسے بھی وحشنا بتائین لوگ پار ابرو کا صفایا ہوتے ہین یہ پانچون گناہ ٹھیک ہوا ہین
خیر آپ اسپر عمل نکرین مگر آپ کی تحریر تو ضرور اسکے پکارے کہیگی کہ دین اسلام ایسا
ناقص دین ہے جسمین ناک کٹانا حرام نہین یا قرآن عظیم ایسی کتاب ہے جسمین [illegible]
الزام نہین تشقیہ سوم منکر مستکبر کا اثبات حرمت میں قرآن عظیم کیساتھ حدیث متواتر [illegible] کو

اب یہ دینا محض عیاری و دنیا سازی یا عجب کہ رندانہ تناقض بازی ہو ہم پوچھتے ہیں جو کسی حدیث
متواتر یا مشہور میں آئے قرآن عظیم میں بھی موجود ہے یا نہیں اگر ہے تو حدیث کی کیا حاجت اور
اس تردید سے کیا منفعت اور اگر نہیں تو اب پوچھا جائیگا کہ وہ حکم داخل اخلاق ہے یا نہیں اگر
ہے تو قرآن عظیم احکام اخلاق سے خالی اور دین معرض نقص و بیکالی۔ اور نہیں تو تمہارا مطلب حاصل
کہ ایسے حکم کا شرعی ہونا باطل ہوا تو پچھلی کا ساشکار یہی حرمت فرضیت کیسے کی بیسلانہ
دیکھے جیا کہ ان حضرات کے تمام خیالات کا حاصل بے حاصل وہی ابطال شرع مطہر و اکمال
بے قیدی ازلی نیچریت ہے وسیعلم الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون
شنیعہ چہارم بعینہ اسی دلیل سے اجماع بھی باطل پھر قیاس کی کیا گنتی [illegible]
منکرنے اذا حللتم فاصطادوا اسکا جواب بھی گڑھ دیا ہے امر میں ہی احتمال تمام کیا بعض علم کو
پر اونچیں احکام میں ہو جنکا ترک نا عتاب و رکنا موجب عتاب بھی نہیں پھر ایک ہی جانا تو وہ
تمام نواہی کو بھی شامل ہے کہ جسطرح امر کبھی اباحت کیلئے ہوتا ہے یونہی نہی بھی ارشادی ہوتی
ہے غرض ایک ہی نکتہ سے تمام شریعت محمدیہ کے تمام اوامر و نواہی بیکار و معطل ہوکر ہر نیچری کو
انسانی آزادی اسکی منادی قید سے ایمان کی علامت مگر افسوس ہے آنکھیں کو اندھی عقل سے
کور سمجھے کہ آزاد ہوئے اور حقیقت دیکھو تو ہر باد ہوا کی [illegible] بندگی کو سر تکا لا اور
ابلیس لعین کا پٹہ گلے میں ڈالا بندگی تو بیحال ہے اسکی ہمسری کی نہ دی ابلیس کی بھی ۳ ہیں کہ ازکہ
سیدی و بالم [illegible] کہ فہم مخالفت مشرکین کے وہ معنی اپنا اور داڑھی سے کیسے بر اسکے
دونوں میں مخالفت بتانا کام پاک حضور سید لولاک صلی اللہ تعالی علیہ وسلم سے کھلا استہزا اور
تمسخر ہے والعیاذ باللہ محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کا ارشاد اطہر اور ایک ناپاک
بے تمیز بے ادب کا کہنا کہ فیہ نظر [illegible] یا پھر بنانا [illegible]
[illegible] کا شیوہ دکھانا۔ الا [illegible] مخالفت مشرکین کا
یہ مطلب سمجھیگا کہ مشرکین روٹی کھاتے ہیں تم بھوکے رہو وہ پانی پیتے ہیں تم پیاسے مرو خلاف
مشرکین شعار مشرکین ہیں یہ کہ کوئی مشرک ہمارے بعض افعال اختیار کر لے یا [illegible] کو ہماری
شرع مطہر نے پسند فرمایا وہ کسی فرقہ مشرکہ کو بھی واقع ہو تو ہم چھوڑ دیں تا اسکی یہ معنی مراد

ہوتے تو معاذ اللہ حکم کہ مقصود فضول و مہمل تھا جو بات ایک کام کرو تو بھی حاصل نہ کرو تو بھی حاصل
اوس کے لیے اس کام کا حکم دینا تحصیل حاصل ثالثاً ترجیح بلا مرجح اسکے عکس کا کیوں نہ حکم ہوا
کہ خلاف مشرکین اس میں بھی تھا رہا لیجا بلکہ ترجیح مرجوح کہ داڑھی منڈے مشرک بہتون
کی راہ دور ایران وغیرہ میں تھے اور داڑھی والے اہل عرب اپنے ہی وطن میں تھا اپنے ہی شہرون
مین تو خلاف مشرکین انھیں کے خلاف مین ظاہر ہوتا یون تو کوئی ایرانی کبھی اتفاق سے آجاتا
تو اپنی مخالفت پاتا پھر بھی خلاف مذہبی نہ سمجھتا بلکہ یوہی ملکی کہ اس ملک کے لوگون کا طرز
کو اپنے خلاف دیکھتا۔ خامساً اللہ اکبر اگر حدیث فقط اسقدر ہوتی کہ خالفوا المشرکین مشرکین
کا خلاف کیجیے شاید کسی کے جنون پکے مجوسی کو ایسے جنون جاگتے جو ان سے بچا گئے
مگر حدیث مین تو صراحۃً خود اس خلاف کی شرح فرما دی تھی کہ احفوا الشوارب اعفوا اللحی
مشرکین کا یون خلاف کرو کہ لبیں ترشواؤ اور داڑھیاں بڑھاؤ اس کے یہ معنی لینا کہ چاہے
ان کا خلاف کر کے بڑھاؤ خواہ ان کی مخالفت کر کے منڈاؤ کیسی کھلی تحریف اور کیسا صریح
استہزا ہے اللہ اکبر مصطفی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی وسعت علم جس طرح عجائب قرآن عظیم غیر
متناہی ہیں یوہیں عجائب حدیث کی حد نہیں کریمہ لا تزر وازرۃ وزر اخری و ما
کنا معذبین حتی نبعث رسولا کے لطائف سے امام جلال الدین سیوطی نے شمار فرمایا
کہ دونوں جملے دو مشکل مسائل مختلف فیہا کا فیصلہ فرماتے ہیں پہلا مسئلہ اطفال مشرکین اور
دوسرا مسئلہ اہل فترت یہ دلیل شافی ہیں ان دونون کا ایک جگہ ارشاد ہونا نظم قرآنی کے
عجائب لطیفہ سے ہے ذکرہ فی رسالتہ فی الابوین الکریمین فقیر کہتا ہے امام احمد و طبرانی وضیا
ابوامامہ رضی اللہ تعالی تعالی عنہ سے روایت کی رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم فرماتے ہیں
تسرولوا و اتزروا و خالفوا اہل الکتاب قصوا سبالکم ووفروا عثانینکم وخالفوا اہل الکتاب پاجامے
پہنو اور تہبند باندھو اور یہود و نصاری کا خلاف کرو اور لبیں ترشواؤ اور داڑھیاں وافر کرو
یہود و نصاری کا خلاف کرو۔ یہود و نصاری کے یہان ستر کچھ ضروری نہیں اون کی قومین
اونچلے ننگے نہانے کی عادی ہیں حدیث میں ان دو جملوں کا ایک جگہ ارشاد ہونا ایسی گمراہوں
گمراہ پرستون کے جنون کا کافی علاج ہے جسطرح داڑھی مین مخالفت اہل کتاب کے وہ معنی

فرماتے ہو مین پاجامہ وتہ بند مین یہی مطلب پہنائے کہ اہل کتاب ستر عورت کرتے
ہی ہین تو چاہیے اوس عادت کا خلاف کرکے پاجامہ پہنو چاہیے اسکی مخالفت سے
ننگے پھرو اور پورے مہذب جنٹلمین بنو وسیعلم الذین ظلموا ای منقلب
ینقلبون تنبیہ ششم فرض و واجب اسیطرح حرام و مکروہ تحریمی مین فرق دربارۂ اعتقاد ہے کہ
فرض و حرام کا منکر کافر ٹھہرتا ہی نا مطلقا کما علیہ ظواہر کلمات الفقہاء الا جماد علی التفصیل فیہ
کما علیہ الاعتقاد بخلاف اخیرین ـ مگر عمل مین دونون کا ایک حکم مخالفت مین گناہ و اثم
امتثال مین رجائے ثواب خلاف مین استحقاق بغضب و عذاب [illegible] فرق کرنا
اہل اسلام اپنے رب کے غضب سے ڈرتے ہین اور ان گمراہان کافری چرب زبانیون پر توجہ
نکرین بالفرض اصطلاحات حنفی مین فرض یا حرام کا اطلاق نہ ہوا تو یہ فرق اصطلاحی تمہارے
کس کام آئیگا جبکہ غضب جبار و عذاب نار کا استحقاق بہرحال موجود والعیاذ باللہ العفو الودود
یقین جانو اوس دن کوئی داڑھی منڈا واحد قہار کے حضور [illegible] نہ بنیگا وہ آپ اپنی
پھر کالی آگ مین جلے بھنے گا [illegible] اختیار ہے تمہارا مسلمانو اسکی ٹھیک مثال یہ ہے کہ کوئی
گندہ ناپاک جنس [illegible] کہا جاتا ہے تو (۰۰) کھاتا ہے
اسے (۰۰) نہین کہتے [illegible]
[illegible]
[illegible] صلی اللہ تعالی علیہ وسلم فرماتے ہین
لا صغیرۃ مع الاصرار رواہ فی مسند الفردوس عن ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما [illegible]
[illegible] حرام کی اصطلاح [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

قریب ہے یا حلت سے نزدیک بسلما نوراہ قریب سے دور لاجرم تکفیر باللہ العزیز
یہان قائل صاحب کا محض افتراے گندہ وایجاد بیدہ ہے آجتک جہان مین کسی عالم نے
مکروہ تحریمی کو قریب بحلت نہ بتایا تمام کتب مذہب موجود ہین حضرات شیخین وامام محمد رضی اللہ
تعالی عنہم مین یہ اختلاف بتایا جاتا ہے کہ انکے نزدیک مکروہ تحریمی عین حرام ہی اور اوسکے
نزدیک اقرب بحرام تنویر الابصار وغیرہ عامہ اسفار مین ہے کل مکروہ حرام عند محمد و عندہما
الی الحرام اقرب اور عند التحقیق یہ بھی صرف اطلاق لفظ کا فرق ہی معنی سب کا ایک ہی خود
امام محمد رحمہ اللہ تعالی امام ابو یوسف رحمۃ اللہ تعالی علیہ سے ناقل کہ اونھون نے امام
اعظم رضی اللہ تعالی عنہ سے عرض کی اذا قلت فی شئی اکرہہ فما رأیک فیہ جب آپ کسی شے
کو مکروہ فرمائین تو اوسمین آپکی رای کیا ہوتی ہی قال التحریم فرمایا حرام ٹھہرانا ذکرہ فی رد المحتار
عن شرح التحریر للامام ابن امیر الحاج عن مبسوط الامام محمد رحمہم اللہ تعالی تنبیہ تتمہ آیات قرآنیہ
مین حق فرمایا ہے انہا لا تعمی الابصار ولکن تعمی القلوب التی فی الصدور
یعنی یون کہ آنکھین نہین اندھی ہوتین بلکہ وہ دل اندھے ہوتے ہین جو سینون مین ہین۔ ان بیچارون کو
اگر کبھی دل کی آنکھون سے قرآن عظیم کی زیارت نصیب ہوئی تو جانتے کہ داڑھی بڑھانے کی
طرف ارشاد اوسمین ایک دو نہین بلکہ بکثرت آیات کریمہ مین موجود ہی اسمین دو طریق ہین ان
اول طریق عموم یہ دو وجہ پر ہی وجہ اول کہ صحابہ کرام وائمہ اعلام رضی اللہ تعالی عنہم امثال
مقام مین استدلال فرماتے رہے آیت ۱ قال اللہ عز وجل ما اتٰکم الرسول فخذوہ
وما نہٰکم عنہ فانتہوا۔ جو کچھ یہ رسول کریم تمھین دے اختیار کرو اور جس سے منع فرمائے
باز رہو آیت ۲ قال تعالی قل اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول واولی الامر منکم
اے نبی مومنین سے فرما دو کہ اطاعت کرو اللہ کی اور اطاعت کرو اوسکے رسول کی اور اپنے
علما کی آیت ۳ قال عز وجل من یطع الرسول فقد اطاع اللہ ٥ جو رسول کے فرمانے
پر چلا اوس نے اللہ کا حکم مانا۔ رب تبارک وتعالی ان آیات اور انکے امثال مین نبی کا حکم
بعینہ اپنا حکم اور نبی کی اطاعت بعینہ اپنی اطاعت بتاتا ہی تو تمام احکام کہ احادیث مین
ارشاد ہوے سب قرآن عظیم سے ثابت ہین جو اخلاقی حکم حدیث مین ہی کتاب اللہ اوس سے ہرگز خالی

نہیں اگرچہ بظاہر تصریح جزئیہ ہماری نظر میں نہ ہو احمد و بخاری و مسلم و ابوداود و ترمذی و نسائی و ابن
ماجہ سب ائمہ اپنی مسند و صحاح میں حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ سے راوی کہ انہوں نے
فرمایا لعن اللہ الواشمات والمستوشمات والمتنمصات والمتفلجات للحسن المغیرات خلق اللہ اللہ کی
لعنت بدن گودنے والیوں اور گدوانے والیوں اور مونہہ کے بال نوچنے والیوں اور خوبصورتی
کے لیے دانتوں میں کھڑکیاں بنانے والیوں اللہ کی بنائی چیز بگاڑنے والیوں پر یہ سنکر ایک
بی بی خدمت مبارک میں حاضر ہوئیں اور عرض کی مجھے سنا ہے آپ نے ایسی ایسی عورتوں پر
لعنت فرمائی فرمایا مالی لا ألعن من لعن رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم ومن ہو فی کتاب اللہ
مجھے کیا ہوا کہ میں اوس پر لعنت نکروں جسپر رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے لعنت فرمائی
اور جسکا بیان قرآن عظیم میں ہو اون بی بی نے کہا میں نے قرآن اول سے آخر تک پڑھا اوسمیں
کہیں اسکا ذکر نپایا فرمایا ان کنت قرأتیہ لقد وجدتیہ اگر تم نے قرآن پڑھا ہو تو یہ بیان اوسمیں ضرور
پاتیں اما قرأت ما آتاکم الرسول فخذوہ وما نہاکم عنہ فانتہوا کیا تم نے یہ آیت نہ
پڑھی کہ جو رسول تمہیں دے وہ لو اور جس سے منع فرمائے باز رہو اونھوں نے عرض کی ہاں فرمایا فانہ
قد نہی عنہ تو بیشک نبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ان حرکات سے منع فرمایا منکرہ دیکھئے کہ اوسکا
خیال وہی اون بی بی کا خیال اور ہمارا جواب بعینہ حضرت عبد اللہ بن مسعود کا جواب ہے
یا نہیں یہ بی بی ام یعقوب اسدیہ ہیں کبار تابعین و ثقات صالحات سے ہیں بعض نے ہیں تو کلام
نہیں اور حافظ الشان نے فرمایا صحابیہ سے معلوم ہوتی ہیں بہر حال انکی فضیلت قبول حق پر
باعث ہوئی سمجھ لیں اور اسکے بعد خود اسی حدیث کو حضرت عبد اللہ رضی اللہ تعالی عنہ سے
روایت کرتی ہیں کما رواہ البخاری من طریق عبد الرحمن بن عابس عنہا عنہ رضی اللہ تعالی عنہما ایسطرح ہم
گذارش کر چکا ہیں کہ ہم ولا مرواتی زین رن بیا موذت ولکن الہدایۃ من اللہ بالفضل من المولی
تعالی یہ ایکبار عالم قریش سیدنا امام شافعی رضی اللہ تعالی عنہ نے مکہ معظمہ میں فرمایا مجھسے
جو چاہو پوچھو میں قرآن سے جواب دونگا کسی نے سوال کیا احرام میں زنبور کو قتل کرنیکا کیا حکم ہے
فرمایا بسم اللہ الرحمن الرحیم ما آتاکم الرسول فخذوہ وما نہاکم عنہ فانتہوا اللہ عزوجل نے
تو یہ فرمایا کہ ارشاد رسول پر عمل کرو وحدثنا سفین بن عیینہ عن عبد الملک بن عمیر عن ربعی بن حراش

عن حذیفة بن الیمان عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم انہ قال اقتدوا باللذین من بعدی ابی بکر
وعمر اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ہمیں حدیث پہنچی کہ حضور نے فرمایا ان دو
کی پیروی کرو جو میرے جانشین ہوں گے ابوبکر و عمر وحدثنا سفیٰن بن عیینة عن مسعر بن کدام عن قیس
بن مسلم عن طارق بن شہاب عن عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ انہ امر بقتل المحرم الزنبور اور
ہمیں امیر المومنین عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حدیث پہنچی کہ انھوں نے احرام باندھے ہوئے
کو قتل زنبور کا حکم دیا ذکرہ الامام السیوطی فی الاتقان وجہ ثانی۔ اقول وباللہ التوفیق ا
سبحٰنہ تعالیٰ جل ذکرہ لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنة لمن کان یرجوا اللہ والیوم
الآخر وذکر اللہ کثیرا ۝ البتہ بیشک تمہارے لیے رسول اللہ کے چال طریقہ میں اچھی ریت ہے
ہو اوسکے لیے جو ڈرتا ہو اللہ اور پچھلے دن سے اور بہت یاد کرے اللہ کو اس آیہ کریمہ میں رب
جل وعلا اپنے نبی کریم علیہ افضل الصلاۃ والتسلیم کے طریقہ و روش پر چلنے کی ہدایت فرمایا اور
سمجھا دیں کہ یوں جوش دلاتا ہے کہ دیکھو ہماری یہ بات وہ مانیگا جسکے دل میں ہمارا خوف
ہماری یاد ہم سے امید قیامت سے دہشت ہوگی اور موافق مخالف حتی کہ نصاری و یہود
مجوس و ہنود بلکہ عالم جہاں دیکھتا ہے کہ ان سرور جہان و جہانیان صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سنت
دائمہ مستمرہ داڑھی رکھنی تھی بحیثیت تمام عمر مداومت فرمائی محافظت فرمائی تاکید فرمائی ہدایت
فرمائی معاذ اللہ کبھی تجویز خلاف نے گنجائش نہ پائی۔ ہم یہاں بعض احادیث حلیہ کریمہ یاد کریں
کہ ذکر حبیب انس عاشقین و سرور جان و شادابی دل و سیرابی ایمان ہے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
حدیث ۱- جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
کثیر شعر اللحیة رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ریش مبارک میں بال کثیر وانبوہ تھے رواہ مسلم
وعنہ عند ابن عساکر کثیر شعر الرأس واللحیة حدیث ۲ ہند بن ابی ہالہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں
کان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فخما مفخما یتلألأ وجہہ تلألؤ القمر لیلة البدر ازہر اللون واسع
الجبین کث اللحیة حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عظمت والے نگاہوں میں عظیم دلوں میں معظم تھے
چہرہ مبارک ماہ دو ہفتہ کی طرح چمکتا جگمگاتی رنگت کشادہ پیشانی گھنی داڑھی رواہ الترمذی
فی الشمائل والطبرانی فی الکبیر والبیہقی فی الشعب ورواہ ایضا الرویانی والبیہقی فی الدلائل

رواہ ابن عساکر فی التاریخ حدیث ۳۔ امیر المؤمنین مولی علی کرم اللہ تعالی وجہہ فرماتے ہیں بابی
وامی کان ربعۃ ابیض مشرب بحمرۃ کث اللحیۃ میرے ماں باپ اونپر قربان میانہ قد تھے گورا رنگ
جس میں سرخی جھلکتی گھنی داڑھی رواہ ابن عساکر عن ابی ہریرۃ عنہ رضی اللہ تعالی عنہما حدیث
۴ وہی فرماتے ہیں رضی اللہ تعالی عنہ کان رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم ضخم الہامۃ عظیم اللحیۃ
رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کا سر مبارک بزرگ اور ریش مطہر بڑی تھی رواہ البیہقی
حدیث ۵ امیر المؤمنین عمر رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں کان رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم
ابیض اللون مشرب بحمرۃ ادعج العینین کث اللحیۃ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کا رنگ گورا سرخی
آمیز آنکھیں بڑی خوب سیاہ داڑھی گھنی حدیث ۶ انس رضی اللہ تعالی عنہ نے فرمایا کان
رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم احسن الناس قواما واحسن الناس وجہا واطیب الناس ریحا والین
الناس کفا وکانت لہ جمۃ الی شحمۃ اذنیہ وکانت لحیتہ قد ملأت من ہہنا الی ہہنا وامر یدیہ علی
عارضیہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے جسم پاک کی بناوٹ تمام جہان سے بہتر چہرہ تمام عالم
سے خوبتر مہک سارے زمانہ سے خوشبوتر ہتھیلیاں سب لوگوں سے نرم تر بال کانوں کی لوتک
(پھر اپنے رخساروں پر اشارہ کرکے بتایا کہ) ریش مبارک یہاں سے یہاں تک بھرے ہوئے
تھی حدیث ۷ وہی فرماتے ہیں رضی اللہ تعالی عنہ کان رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ
وسلم ابیض الوجہ کث اللحیۃ احمر الماقی اہدب الاشفار رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم
کا چہرہ گورا داڑھی گھنی آنکھوں کے کوؤں میں سرخی پلکیں دراز رواہ جمیعا ابن عساکر اکمل
حدیث ۸ امام قاضی عیاض شفا شریف میں فرماتے ہیں کث اللحیۃ تملؤ صدرہ ریش اطہر گھنی سینہ
منور کو بھرے ہوئے یہاں سینہ سے مراد اوسکا بالائی کنارہ ہے کہ گلے کی انتہا پر ہے صرح بہ الشیخ فی اللمعات
وتبعہ الواقع الضراح اور عادت کریمہ تھی کہ کوئی امر کیسا ہی محبوب و پسندیدہ ہو جب تک لازم
وضروری ہوتا تو بیان جواز کے لیے گاہ ترک بھی فرمادیتے یا خود اقوالا تقریرا جواز ترک بتادیتے
اسی لیے علمائے کرام نے سنت کی تعریف میں مع الترک احیانا اضافہ کیا یعنی جسے سید عالم
صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے اکثر کیا اور کبھی کبھی ترک بھی فرمادیا ہو ولہذا محققین فرماتے ہیں
کہ ایسی مواظبت دائمہ ہمیشگی دلیل وجوب ہے محقق علی الاطلاق فتح القدیر باب الاذان میں

فرماتے ہیں عدم الترک مرۃ دلیل الوجوب نیز باب الاعتکاف میں فرمایا ترد ما لو واظب المقرونۃ
بعدم الترک مرۃ لما اقترنت بعدم الانکار علی من لم یفعلہ من الصحابۃ رضی اللہ تعالی عنہم کانت
دلیل السنۃ والا کانت دلیل الوجوب۔ دوم طریق خصوص اسمیں بھی بحمد اللہ تعالی فی
فیض جلیل قرآن جلیل آیات کثیرہ بعدد دلیل پر فائض برکات ہوئیں یا توفیق باللہ الشریف
پہلی طریق وجہ عدید کہ کھتا ہے جن کو اعفاء لحیہ کا امر یا طلب یا اوسکے خلاف پہ دھمکی
یا ذمت ثابت ہو وجہ ثالث آیت ۵ قال تعالی وتقدس وان یدعون الا شیطانا
مریدا لعنہ اللہ وقال لاتخذن من عبادک نصیبا مفروضا ولاضلنہم
ولامنینہم ولآمرنہم فلیبتکن اذان الانعام ولآمرنہم فلیغیرن خلق اللہ کافر
نہیں پوجتے مگر شیطان سرکش کو جسپر خدا نے لعنت کی اور وہ بولا میں ضرور لے لونگا
تیرے بندوں میں سے اپنا ٹھہرایا ہوا حصہ اور میں ضرور انہیں بہکا دونگا اور ضرور خیالی ارمان
میں ڈالونگا اور ضرور انہیں حکم دونگا کہ وہ چوپایوں کے کان چیرینگے اور بیشک
انہیں حکم دونگا کہ اللہ کی بنائی چیز بگاڑ دینگے۔ یہی وہ آیہ کریمہ ہے جسکی رو سے حضور پر نور
سید المرسلین صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے زنان مذکورہ پر لعنت فرمائی اور اوسکی علت یہی خدا
کی بنائی چیز بگاڑنی بتائی بعینہ یہی کیفیت داڑھی منڈانے کی ہو کہ بال نوچے روح البیان تفسیر
حلق الصدر کی آیت میں داڑھی منڈانے والے تو بیشک اسی فلیغیرن خلق اللہ میں داخل
اور شیطان کے محکوم اور اللہ و رسول کے ملعون ہیں۔ امام جلال الدین سیوطی اکلیل فی استنباط
التنزیل میں زیر آیہ کریمہ فرماتے ہیں یستدل بالآیۃ علی تحریم الخصاء والوشم وما یجری مجراہ من الوصل
فی الشعر و برد الاسنان والنمص وھو نتف الشعر من الوجہ تفسیر مدارک شریف میں ہے فلیغیرن
خلق اللہ بالخصاء او الوشم او تغییر الشیب بالسواد او التخنث اھ باختصار شیخ محقق اشعۃ اللمعات
میں زیر حدیث مذکور المغیرات خلق اللہ فرماتے ہیں علت در حرمت شانہ حلق لحیہ وامثال آن
تغییر سن است۔ وجہ رابع آیت ۶ قال جل مجدہ ذلک ومن یعظم شعائر اللہ
فانہا من تقوی القلوب بات یہ ہے اور جو بڑائی کرے دین الٰہی کے شعاروں کی تو وہ
دلوں کی پرہیزگاری سے ہیں آیت ۷ قال عز شانہ یا ایہا الذین امنوا لاتحلوا شعائر اللہ

اے ایمان والو حلال نہ ٹھہرالو دین خدا کے شعاروں کو۔ شک نہیں کہ داڑھی شعار دین اسلام سے ہے امام بدر محمود عینی عمدۃ القاری شرح صحیح بخاری میں ختنہ کی نسبت نقل فرماتے ہیں انہ شعار الدین کالکلمۃ وبہ یتمیز المسلم من الکافر جب ختنہ حالانکہ امر خفی ہے مثل کلمہ طیبہ کے شعار دین اور وجہ امتیاز مومنین وکافرین قرار پایا یہانتک کہ مسلمانان ہند نے اوسکا نام ہی مسلمانی رکھ لیا تو داڑھی کہ امر ظاہر ہے اور پہلی نظر اوسی پر پڑتی ہے بدرجہ اولی شعار اسلام وباب الامتیاز کہا م ولیا م ہے اور بعض کفار کا اوس میں شریک ہونا منافی شعاریت اسلام نہیں جسطرح ختنہ کرنے میں یہود شریک مسلمین ہیں خود نفس آیات کریمہ ہی میں دیکھیے مقصود نزول جانوران ہدی ہیں کہ حرم محترم کو قربانی کے لیے بھیجے جاتے ہیں اونھیں شعائر دین الٰہی فرمایا حالانکہ تمام مشرکین عرب اس فعل میں شریک تھے اور جب داڑھی شعار دین ہے اور بیشک یونہیں ہے تو بحکم قرآن اوس کے ازالہ کو حلال ٹھہرالینا حرام اور اوسکی تعظیم تقوای قلوب کا کام وجہ خاص آیت ۸ قال عزمجدہ واوحینا الیک ان اتبع ملۃ ابرھیم حنیفا آیت ۹ قال سبحانہ وتعالی قل بل ملۃ ابرھیم حنیفا آیت ۱۰ قال جلت آلاؤہ ومن یرغب عن ملۃ ابرھیم الا من سفہ نفسہ آیت ۱۱ قال تواترت نعماؤہ قد کانت لکم اسوۃ حسنۃ فی ابرھیم والذین معہ من المؤمنین آیت ۱۲ قال جل ذکرہ لقد کان لکم فیھم اسوۃ حسنۃ لمن کان یرجو اللہ والیوم الاخر ومن یتول عن امرنا فان اللہ ھو الغنی الحمید ہر ذی علم جانتا ہے کہ داڑھی بڑھانا ملت ابراہیمی کا مسئلہ شریعت ابراہیمی کا طریقہ ہے اور ان آیات میں رب جل وعلا نے ہمیں ملت ابراہیم علی ابنہ الکریم وعلیہ افضل الصلاۃ والتسلیم کی اتباع کا حکم دیا اور معاذ اللہ اوس سے اعراض کو سخت حماقت اور سفاہت فرمایا اور اوس کی رسم وراہ اختیار کرنے کی کمال ترغیب دی اور آخر میں فرما دیا کہ جو ہمارے حکم سے پھر جائے تو اللہ سب سے غنی ہے پروا ہے اور ہر حال میں اوسی کے لیے حمد ہے وجہ ساد س آیت ۱۳ قال تقدست اسماؤہ اولئک الذین ہدی اللہ فبھداھم اقتدہ یہ انبیاء ہیں جنھیں اللہ عزوجل نے راہ دکھائی تو تو انھیں کی راہ کی پیروی کر صدر کلام میں احمد و مسلم وابوداؤد ونسائی وترمذی وابن ماجہ کی حدیث ام المؤمنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

سے گزری کہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں عشر من الفطرۃ قص الشارب
واعفاء اللحیۃ الحدیث دس چیزیں شرائع قدیمہ مستمرہ انبیائے کرام علیہم الصلاۃ والسلام
سے ہیں از انجملہ لبیں ترشوانی اور داڑھی بڑھانی مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے
فرمایا کہ داڑھی بڑھانی راہ قدیم حضرات رسل علیہم الصلاۃ والتسلیم ہے اور اللہ عزوجل نے
فرمایا راہ انبیا کی پیروی کرو۔ یہاں سے یہ بھی ظاہر ہوا کہ آیہ کریمہ لا تاخذ بلحیتی میں لحیہ کا
فقط ذکر ہی نہیں بلکہ داڑھی بڑھانے کی طرف بھی ارشاد نکلتا ہے کہ ہارون علیہ الصلاۃ
والسلام بھی انبیائے کرام بلکہ بالخصوص اُن اٹھارہ رسولوں میں ہیں جنکا نام پاک اس
رکوع میں بالتصریح ذکر فرما کر اونکی اقتدا کا حکم ہوا قال سبحانہ ومن ذریتہ داود وسلیمن وایوب
ویوسف وموسیٰ وہارون وکذلک نجزی المحسنین وجہ سابع آیت ۴ قال
جل ثناؤہ ومن یشاقق الرسول من بعد ما تبین لہ الہدیٰ ویتبع غیر سبیل المؤمنین
نولہ ما تولی ونصلہ جہنم وساءت مصیرا۔ جو خلاف کرے رسول کا حق واضح ہو کر پر
اور چلے راہ مسلمانان کے سوا راہ ہم اوسے اوسکے حال پر چھوڑ دیں اور جہنم میں ڈالیں اور
کیا ہی بُری پلٹنے کی جگہ ہے مسلم تو مسلم کفار تک جانتے ہیں کہ روز اول سے مسلمانوں کی
راہ داڑھی رکھنی ہے اہلبیت کرام و اصحاب عظام و ائمہ اعلام اور ہر قرن و طبقہ کے اولیائے
اُمت و علمائے ملت بلکہ قرون خیر میں تمام مسلمان داڑھی رکھتے تھے یہاں تک کہ اگر
تو ازلہ اگر خلقۃً کسی کی داڑھی نہ نکلتی اسپر سخت تاسف کرتا اور یہ ہر عیب سے بدتر عیب
سمجھا جاتا علمائے کرام علامات قیامت میں گنا کرتے کہ آخر زمانہ میں کچھ لوگ پیدا
ہونگے کہ داڑھیاں منڈائیں کترائیں گے اس پیشین گوئی کے مطابق یہ داڑھی منڈیں
مغربیون مشرقیون کی تراشیں خراشیں کافرون مشرکون کی دیکھا دیکھی مدتہا مدت کے
بعد مسلمانوں میں آئیں وہ بھی رندوں اوباشوں و بدوضع لوگوں میں پھر اون میں بھی جو ایمان
رکھتے ہیں آج تک اپنی اس حرکت کو شنیع اور معاصی و قبائح کے شمار جانتے ہیں
اور طریقہ اسلامی سے جدا سمجھتے بلکہ اون میں بعض خوش عقیدہ اپنے معظمین دینی کے سامنے
جانے سے بچاتے اونھیں منہ دکھاتے شرماتے ہیں الحمد للہ یہ اون کے ایمان کی بات

شامت نفس سے گناہ کریں لیکن اوسے گناہ و قبیح جانیں مگر چوری سرزوری والوں سے خدا کی
پناہ کہ داڑھی رکھنے پر ٹھٹھے اڑا کر شعار اسلام کے ساتھ نفس اسلام و ایمان بھی مونڈ کر
پھینکدیں۔ امام اجل عارف باللہ سیدی محمد بن علی بن عباس مکی قدس سرہ الملکی کتاب
مستطاب طریق المرید لوصول الی مقام التوحید پھر امام ہمام حجۃ الاسلام محمد محمد غزالی قدس
سرہ العالی احیاء العلوم شریف میں فرماتے ہیں وہذا لفظ المکی قال فی ذکر سنن الجسد ذکرنا فی
اللحیۃ من المعاصی والبدع المحدثۃ قد ذکر فی بعض الاخبار ان للہ تعالی ملئکۃ یقسمون والذی
زین بنی آدم باللحی وفی وصف رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم انہ کان کث اللحیۃ وکذلک
ابوبکر وکان عثمان طویل اللحیۃ رقیقہا وکان علی عریض اللحیۃ قد ملأت ما بین منکبیہ وصف بعض
بنی تمیم من رھط الاحنف بن قیس قال (وعبارۃ الاحیاء قال اصحاب الاحنف بن قیس)
وددنا انا اشترینا للاحنف لحیۃ بعشرین الفا فلم یذکر حنفہ فی رجلہ ولا عورہ فی عینہ وذکر کراہیۃ عدم
لحیتہ وکان عاقلا حلیما وقد روینا عن غریب وتاویل قولہ تعالی یزید فی الخلق ما یشاء قال اللحی
وذکر عن شریح القاضی قال (و لفظ الاحیاء قال شریح) وددت ان لی لحیۃ بعشرۃ آلاف ففی
اللحیۃ من بقایا الھوی ودقائق آفات النفوس ومن البدع المحدثۃ اثنتا عشرۃ خصلۃ من ذلک النقصان
منہا وذلک مثلۃ وذکر عن جماعۃ ان ہذا من اشراط الساعۃ اھ ملخصا یعنی یہ ذکر ہے اون
معصیتوں اور نو پیدا بدعتوں کا جو لوگوں نے داڑھی میں نکالیں حدیث میں ہے اللہ عزوجل
کے کچھ فرشتے ہیں کہ قسم یوں کھاتے ہیں اوسکی قسم جس نے فرزندان آدم کو داڑھی سے زینت
بخشی رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے حلیہ شریف میں ہے ریش مبارک گھنی تھی اور ایسے
ہی ابوبکر صدیق بھی۔ اور عثمن غنی کی داڑھی دراز وباریک تھی اور علی کی داڑھی چوڑی سارا سینہ
بھرے ہوئے رضی اللہ عنہم احنف بن قیس (کہ اکابر ثقات تابعین و علماء حکمائے کاملین سے تھے
زمانہ رسالت میں پیدا ہوئے ۶۷ھ ہجریہ میں وفات پائی) عاقل حلیم تھے (پاؤں میں کج تھا
ایک آنکھ جاتی رہی تھی داڑھی خلقۃً نہ نکلی تھی) اونکے اصحاب نہ اوس کج پر افسوس
کرتے نہ کانا پن پر بلکہ داڑھی نہ ہونے کی کراہیت ذکر کرتے اور کہتے ہمیں تمنا ہے
کاش اگر بیس ہزار کو ملتی تو احنف کے لیے داڑھی خریدتے نا ور تقریروں سے

آیۂ کریمہ یزید فی الخلق ما یشاء کی تفسیر مین یہہ روایت پہنچی کہ اللہ تعالی بڑھاتا
ہے صورت مین جو چاہے اس سے داڑھی مراد ہے۔ شریح قاضی (کہ اجلۂ ائمہ اکابر تابعین سے
ہین زمانۂ رسالت مین ولادت پائی بلکہ کہا گیا صحابی ہین امیر المومنین عمر فاروق پھر
امیر المومنین مولی علی کی سرکار مین قاضی تھے امیر المومنین علی فتاوی مین ان کی رائے
لیتے سنہ ۸۰ ہجری سے کچھ پہلے یا بعد انتقال ہوا داڑھی خلقۃً نہ تھی) وہ فرماتے کہ مجھے آرزو
ہے کاش دس ہزار دیکر داڑھی ملجاتی۔ تو داڑھی مین شیطانی خواہشون کے بقایا اور نفسانی
آفتون کے دقائق اور نو پیدا بدعتون سے بارہ باتین لوگون نے ایجاد کی ہین از انجملہ
داڑھی کم کرنی اور یہ مثلہ یعنی صورت بگاڑنی ہے اور ایک جماعت علما سے مروی ہوا
کہ یہ قیامت کی نشانیون سے ہے انتہی مدارج شریف مین ہے آوردہ اند کہ لحیہ

امیر المومنین علی پر میکرد سینہ را و ہمچنین لحیہ امیر المومنین عمر و عثمان رضی اللہ تعالی عنہم

اجمعین و در حلیۂ حضرت غوث الثقلین شیخ محی الدین عبد القادر جیلانی رضی اللہ تعالی
عنہ نوشتہ اند کہ کان طویل اللحیۃ وعریضہا یعنی حضور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالی
عنہ کی ریش اقدس دراز اور چوڑی تھی صلی اللہ تعالی علی ابیہ الکریم و علیہ و بارک و سلم وجہ
ثامن۔ آیت ۱۵ و ۱۶ قال تبارک شانہ فی البقرۃ و فی الانعام ولا تتبعوا خطوات
الشیطن انہ لکم عدو مبین شیطان کے قدم پر قدم نہ رکھو بیشک وہ تمہارا کھلا دشمن
ہے آیت ۱۷ قال عزوعلا یایہا الذین امنوا لا تتبعوا خطوات الشیطن ومن یتبع
خطوات الشیطن فانہ یامر بالفحشاء والمنکر اے ایمان والو شیطان کے رستے نہ چلو
اور جو شیطان کی راہ چلے تو وہ تو یہی بیحیائی اور بری بات کا حکم کرتا ہے آیت ۱۸ قال
عز من قائل یایہا الذین امنوا ادخلوا فی السلم کافۃ ولا تتبعوا خطوات الشیطن انہ
لکم عدو مبین فان زللتم من بعد ما جاءتکم البینت فاعلموا ان اللہ عزیز حکیم ہل
ینظرون الا ان یاتیہم اللہ فی ظلل من الغمام والملئکۃ وقضی الامر والی اللہ ترجع
الامور ۔ اے ایمان والو پورے اسلام مین داخل ہو اور شیطان کے قدمون کی پیروی نہ کرو
یقیناً وہ تمہارا صریح بدخواہ ہے پھر اگر اوسکی طرف جھکو بعد اسکے کہ تمہارے پاس آچکین کھلی

جتین تو جان رکھو کہ اللہ زبردست حکمت والا ہے یہ لوگ کس انتظار مین ہین مگر یہ کہ آئے
اونپر عذاب خدا کا بادل کی گھٹاؤن مین اور فرشتے اور ہو جائے ہونے والی اور اللہ ہی
کی طرف پھرتے ہین سب کام۔ جلالین مین ہی نزل فی عبد اللہ بن سلام واصحابہ لما عظموا
السبت وکرہوا الابل بعد الاسلام یاایہا الذین امنوا ادخلوا فی السلم الاسلام کافۃ حال
من السلم ای فی جمیع شرائعہ فان زللتم ملتم عن الدخول فی جمیعہ عزیز لا یعجزہ شیٔ عن انتقامہ منکم
ھل ینظرون ینتظر التارکون الدخول فیہ وقضی الامر تم امر ہلاکہم یعنی جب حضرت عبد اللہ بن سلام
اور اون کے ساتھی رضی اللہ تعالی عنہم کہ اکابر علماء یہود سے تھے مشرف باسلام ہوئے
عادت سابقہ کے باعث تعظیم روز شنبہ کا ارادہ کیا اور گوشت شتر کھانے سے کراہت ہی کی
رب عزوجل نے یہ آیتین نازل فرمائین کہ اے ایمان والو اسلام لائے ہو تو پورا اسلام
لاؤ اسلام کی سب باتین اختیار کرو یہ نہ ہو کہ مسلمان ہو کر کچھ باتین کافرون کی رکھو اور
اگر نمانو تو خوب جان لو کہ اللہ غالب حکمت والا ہے تمپر عذاب لاتے اوسے کوئی روک نہین
سکتا پھر فرمایا جو مسلمان ہو کر بعض کفری خصلتین اختیار کرین وہ کاہے کا انتظار کر رہے ہین
یہی نہ کہ آسمان سے اونپر عذاب اوترے اور ہونے والی ہو چکے یعنی ہلاک تمام کر دیئے جائین
والعیاذ باللہ تعالی ان آیات مین رب العزۃ جل وعلا نے خصلت کفار اختیار کرنے پر کیسی
تہدید اکید و وعید شدید فرمائی اور شک نہین کہ داڑھی منڈانا اکثر خصلت کفار سے ہے
عنقریب بعونہ تعالی بکثرت احادیث معتمدہ سے اسکا بیان آتا ہے اور خود بیان کی حاجت کیا ہے
کہ امر آپہی واضح اور نیز تقریرات سابقہ سے لائح۔ اصل مین یہ خصلت مشوم مجوس ملاعنہ
کی تھی اون سے اور کفار نے سیکھی جب سلطنت عہد امیر المومنین غیظ المنافقین سیدنا عمر
فاروق اعظم رضی اللہ تعالی عنہ مین عجم فتح ہوا اور کسری خبیث کا تخت ہمیشہ کے لیے اولٹ
دیا گیا مجوس منحوس کچھ اسلام لائے کچھ قبول جزیہ رہے کچھ پریشان و سرگردان دیار الکفر
ہندوستان مین آ نکلے یہان کے راجہ نے اون سے تعظیم گاؤ و تحریم لحم گاؤ اور وقت یوم کا اقرار
لیکر جگہ دی ہنود سے بہو دسے داڑھی منڈانا نوروز و مہرگان نام ہولی و دیوالی
منانا اون سے ہی آگ پیدا نا وغیر ذلک من الخصال الشنیعۃ اون سے اور اہا مجوس ایران کہ

مسلمان ہوگئے تھے اون مین بہت بہ باطن اپنی تباہی ملک و قصر و تاراج مال و دختر کے باعث
دلون مین حضرت امیر المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کینہ رکھتے تھے مگر مسلمانون کے سلاکر
اسلام کی عزت و شوکت اسلام کی قوت و دولت اسلام کے تاج و معراج یعنی امیر المومنین
رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شان مین گستاخی کی کیا مجال تھی جب ابن سبا یہودی خبیث نے
مذہب رفض ایجاد کیا اور رفتہ رفتہ یہ ناشدنی مذہب ان لوگون تک پہنچا ان آتش
پرستون کی دلی آگ نے موقع پایا کہ آہا اسلام مین بھی ایسا مذہب نکلا کہ امیر المومنین
پر تبرا کیجیے اور خاصے مومنین بنے رہیے اونھون نے ہزار جان لپیا لیا اور شتنے دین
کی تاویل تفریع پڑھ چلی باپ دادا کی قدیم رسمین اپنا رنگ لائین نوروز و مناسخ و اوصیائی
کے رسمین ایجاد ہوئے ہارد و اباحت و اجارت و اجارت فروج کی گئی نکاح محارم تک منتظر
رہا مگر پردہ حریم مین مستور رہا ادھر اسلامی فاتحون کی شمشیر شامت نے سیاہان ہند
کے مونھ سپید کر دیے ہزارون مارے لاکھون قید کیے یہان تک کہ ہندو سکھ ... غلام
ٹھہرے مگر یہان کے تو مسلم مسلم تو ہوئے مگر ہزارون اپنے آبائی خصائل کے پابند رہے و اوصیائی
رنڈیان بسنت منائین ساری کرین پچکاریان رنگا بین عورتین بد لحاظی کے کپڑے
پہنین کنہیا بھجن کی سب خبریان ساتھ آنے کے واسطے ہنسی شادیون مین معاذ اللہ فحش
گیت سالی بہنوئی مین ہنسی کی رسمین یہان تک کہ بہت پوربی اضلاع مین چھوت اور
چوکا تک مشہور اور اکثر دیہات مین ہولی دیوالی بلکہ اس سے زائد شیطنت موجود
پھر اس عملداری مین شیوع نیچریت بیقیدی شرع و آزادی نفس کے لیے سونے مین
سہاگا پھر اتباع فرنگ کچھ زنانی امنگ صفائی رخسار کا نصیب جاگا لاجرم اس
حرکت کے عادیون کو چند حال سے خالی نہ پائیے گا اگلا مجوسی یا مذہب آبا رافضی یا یورپی
تہذیب کا دلدادہ نیچری یا چھوٹے متصوفہ یا مبتلائے رفض خفی یا باپ دادا ہندو تو مسلم
نافعل یا ان سبھون کا بگڑا اولاد ... بہر حال اسکا مبدء و منبع و مرجع و مطلع وہی خصلت
کفار جس سے خدا ناراض رسول بیزار جسپر قرآن عظیم مین وہ سخت وعید وہ قاہر
بار آمدہ تا شعر ملنے کا ہر شخص مختار۔ و التوفیق من اللہ العزیز الغفار

تنبیہ مستقیم احادیث میں حدیث (۱) امام مالک و احمد و بخاری و مسلم و ابوداؤد و ترمذی و نسائی
و ابن ماجہ و طحاوی حضرت عبد اللہ بن عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی حضور پر نور
سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں خالفوا المشرکین احفوا الشوارب واوفروا اللحی مشرکوں
کا خلاف کرو مونچھیں خوب پست اور داڑھیاں کثیر و وافر رکھو یہ لفظ صحیحین ہیں صحیح بخاری کی
ایک روایت میں ہے انھکوا الشوارب واعفوا اللحی مونچھیں مٹاؤ اور داڑھیاں بڑھاؤ مسلم ترمذی
ابن ماجہ طحاوی کی ایک روایت ہے احفوا الشوارب واعفوا اللحی خوب پست کرو مونچھیں اور معاف
چھوڑ رکھو داڑھیاں روایت امام مالک و ابی داؤد اور ایک روایت مسلم و ترمذی میں ہے
ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم امر باحفاء الشوارب واعفاء اللحیۃ بیشک رسول اللہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حکم فرمایا مونچھیں خوب پست کرنے اور داڑھیاں معاف
رکھنے کا حدیث (۲) احمد مسند مسلم صحیح طحاوی آثار ابن عدی کامل طبرانی
اوسط میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
فرماتے ہیں جزوا الشوارب وارخوا اللحی خالفوا المجوس مونچھیں کترو اور داڑھیاں بڑھنے
دو آتش پرستوں کا خلاف کرو امام احمد کی روایت میں ہے قصوا الشوارب واعفوا اللحی
مونچھیں تراشو اور داڑھیاں بڑھاؤ طبرانی کی روایت ہے وفروا اللحی وخذوا من الشوارب بکثیر
کرو داڑھیاں اور لبوں مونچھوں میں کر دوسری روایت میں زائد کیا وانتفوا الآباط وقصوا الاظافیر
ابن عدی کی روایت ہے احفوا الشوارب واعفوا اللحی۔ حدیث (۳) امام ابوجعفر طحاوی کی
معانی الآثار میں حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم فرماتے ہیں احفوا الشوارب واعفوا اللحی ولا تشبہوا بالیہود مونچھیں خوب پست
کرو اور داڑھیوں کو معافی دو یہودیوں کی سی صورت نہ بنو حدیث (۴) امام احمد مسند
طبرانی کبیر بیہقی شعب الایمان ضیا صحیح مختارہ ابو نعیم حلیۃ الاولیاء میں حضرت ابوامامہ
باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں قصوا
سبالکم ووفروا عثانینکم وخالفوا اہل الکتاب مونچھیں کترو اور داڑھیوں کو کثرت دو یہود
نصاریٰ کا خلاف کرو حدیث (۵) طبرانی کبیر میں حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما

راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں اوفوا اللحی وقصوا الشوارب پوری کرو
داڑھیاں اور ترشواؤ مونچھیں حدیث (۶) ابن حبان صحیح میں اور طبرانی اور بیہقی میمون
بن مہران سے راوی حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا ذکر رسول اللہ صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم المجوس فقال انہم یوفرون سبالہم ویحلقون لحاہم فخالفوہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ
وسلم نے مجوسیوں کا ذکر کیا فرمایا وہ اپنی لبیں بڑھاتے اور داڑھیاں مونڈتے ہیں تم ان کا
خلاف کرو حدیث (۷) ابن عدی کامل اور بیہقی شعب الایمان میں حضرت عبداللہ
بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے
ہیں احفوا الشوارب واعفوا اللحی مونچھیں خوب پست کرو اور داڑھیاں خوب بڑھاؤ۔
حدیث (۸) ابو عبداللہ محمد بن مخلد دوری اپنی جزء حدیثی میں ام المومنین صدیقہ رضی اللہ
تعالیٰ عنہا سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں خذوا من عرض لحاکم
واعفوا طولہا داڑھیوں کے عرض سے لو اور ان کے طول کو معاف رکھو حدیث ۹
خطیب بغدادی ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ
وسلم فرماتے ہیں لا یاخذن احدکم من طول لحیتہ ہرگز کوئی شخص اپنی داڑھی کے طول سے
کم نہ کرے حدیث (۱۰) ابن سعد طبقات میں عبداللہ بن عبداللہ سے مرسلا راوی رسول
اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں لکن ربی امرنی ان احفی شاربی واعفی لحیتی مگر مجھے میرے
رب نے حکم فرمایا کہ اپنی لبیں پست کروں اور داڑھی بڑھاؤں۔ اس حدیث کا واقعہ وہ ہے
کہ کتاب الخمیس فی احوال انفس نفیس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وغیرہ کتب معتمدہ میں ہے کہ جب
حضور پرنور سید یوم النشور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہدایت اسلام کے فرامین بنام
سلاطین جہاں نافذ فرمائے قیصر ملک روم نے تصدیق نبوت کی مگر بخت دنیا
اسلام نہ لایا مقوقس بادشاہ مصر نے شقہ والا کی کمال تعظیم کی اور ہدایا حاضر بارگاہ
رسالت کیے سگ ایران خسرو پرویز قتلہ اللہ نے فرمان اقدس چاک کر دیا اور
باذان صوبہ یمن کو لکھا دو مضبوط آدمی مدینہ بھیجکر انھیں یہاں بلا دے باذان نے اپنے
قہرمان بابویہ اور ایک پارسی خرخسرہ نامی کو روانہ مدینہ طیبہ کیا انہما حین دخلا علی رسول اللہ

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کانا قد حلقا لحیتہما واعفیا شواربہما فکرہ النظر الیہما وقال ویلکما من امرکما
بہذا قالا ربنا یعنیان کسریٰ فقال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لکن ربی امرنی باعفاء لحیتی
وقص شواربی) یہ دونوں جب بارگاہ اقدس میں حاضر ہوئے داڑھیاں منڈائے اور مونچھیں
بڑھائے ہوئے تھے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اون کی طرف نظر فرماتے کراہیت آئی
اور فرمایا خرابی ہو تمہارے لیے کس نے تمہیں اسکا حکم دیا وہ بولے ہمارے رب یعنی خسرو
پرویز خبیث نے۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا مگر مجھے تو میرے رب
نے داڑھی بڑھانے اور لبیں تراشنے کا حکم فرمایا ہے مسلمان اس حدیث کو یاد رکھیں
کہ بابویہ وخرخسرہ اسوقت تک نہ اسلام لائے تھے نہ احکام اسلام سے آگاہ تھے انکی یہ وضع
دیکھکر حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انکی صورت دیکھنے سے کراہیت کی تو جو مسلمان
احکام حضور جان بوجھکر مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے خلاف مجوسیوں کے موافق
ایسی گندی صورت بنائے وہ کسقدر حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی کراہیت
و بیزاری کا باعث ہوگا۔ آدمی جس حال پر مرتا ہے اوسی حال پر اٹھتا ہے اگر روز قیامت
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہ مجوس کی صورت دیکھکر نگاہ فرمالے سے
کراہیت فرمائی تو یقین جان کہ تیرا ٹھکانا کہیں نہ رہا مسلمان کی پناہ امان نجات
رستگاری جو کچھ ہے اونکی نظر رحمت میں ہے اللہ کی پناہ اوس بری گھڑی سے کہ وہ
نظر فرماتے کراہیت لائیں والعیاذ باللہ ارحم الراحمین۔ اس کے بعد حدیث میں معجزہ مصطفےٰ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ظہور خسرو پرویز مردود کا ہلاک باذان و بابویہ وخرخسرہ وغیرہم
بہت اہل یمن کا مشرف باسلام ہونا مذکور ہے رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین۔ حدیث (۱۱)
سنن نسائی شریف میں ہے اخبرنا محمد بن سلمۃ (ثقۃ ثبت) ثنا ابن وہب (ثقۃ حافظ
عابد) عن حیوۃ بن شریح (ثقۃ ثبت فقیہ زاہد) وذکر آخر قبلہ عن عیاش بن عباس القتبانی
(ثقۃ) ان شییم بن بیتان (القتبانی ثقۃ) حدثہ انہ سمع رویفع بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ
عنہ یقول ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قال یا رویفع لعل الحیاۃ ستطول بک بعدی
فاخبر الناس انہ من عقد لحیتہ او تقلد وترا او استنجی برجیع دابۃ او عظم فان محمدا بری منہ یعنی رسول اللہ

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت رویفع بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا اے رویفع
میں امید کرتا ہوں کہ تو میرے بعد عمر دراز پائے تو لوگوں کو خبر کر دینا کہ جو اپنی داڑھی باندھے
یا کمان کا چلہ گلے میں لٹکائے یا کسی جانور کی مینگنی یا ہڈی سے استنجا کرے تو بیشک
محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اوس سے بیزار ہیں (حدیث ۱۲) سنن ابی داود شریف میں اس
حدیث کو روایت کر کے فرمایا حدثنا یزید بن خالد (ثقہ) ثنا مفضل (ہو ابن فضالۃ المصری ثقہ)
ثنا عیاش عن عیاش (ذاک ابن عباس القتبانی ثقہ) ان شییم بن بیتان اخبرہ بھذا الحدیث
ایضا عن ابی سالم الجیشانی (سفیان بن ہانی مخضرم وقیل لہ صحبۃ) عن عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ
تعالیٰ عنہما یذکرہ ذلک وہو معہ مرابط بحصن باب الیون یعنی اسی طرح یہ حدیث حضور پر نور
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے روایت فرمائی
حضرت شیخ محقق مولانا عبد الحق محدث دہلوی لمعات التنقیح میں فرماتے ہیں من عقد
لحیتہ الاکثرون علی ان المراد تجعید اللحیۃ بالمعالجۃ وانما کرہ ذلک لانہ فعل من لیس من اہل الدین
وتشبہ بہم وقیل کانوا یعقدون فی الحراب فی زمن الجاہلیۃ تکبرا وتعجبا فامروا بارسالہا وذلک
من فعل الاعاجم وقال التوربشتی یفتلونہا کذا فی مجمع البحار والاول ہو الوجہ اھ مختصرا علامہ طیبی
حاشیہ مشکوٰۃ پھر علامہ طاہر مجمع بحار الانوار میں فرماتے ہیں عقدہا ای جعدہا بالمعالجۃ ونہی
عنہا لما فیہ من التشبہ بمن فعلہ من الکفرۃ یعنی داڑھی باندھنے سے مراد اوسکا جعد
ومرغول بنانا ہے کہ یہ کافروں کا فعل ہے اور اسمیں اون سے تشبہ ہے۔ داڑھی
چڑھانے والے حضرات کہ ڈھاٹے باندھ باندھ کر داڑھی کو جعد ومرغول کرتے اور متکبر
ٹھاکروں جاٹوں کی صورت بنتے ہیں ان صحیح حدیثوں کو جنکے ہر ہر راوی کی ثقاہت
وعدالت ہم نے تقریب التہذیب امام خاتم الحفاظ ابن حجر سے نقل کر دی یاد رکھیں
اور محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بیزاری وبھلا لگی کو ہلکا سمجھیں اور داڑھی
منڈانے کترنے والے زیادہ سخت عذاب وآفت کے منتظر رہیں۔ جب داڑھی باقی
رکھکر اوسکی صفت وہیئت میں کافروں سے تشبہ اسدرجہ باعث بیزاری محمد رسول
اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہوا تو سرے سے داڑھی قطع یا حلق کر دینا اور پورے پورے

مجوسیوں مچھندروں کی صورت بنا جس قدر موجب غضب وناراضی واحد قہار
ورسول کردگار جل جلالہ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہو بجا ہے الآثار حدیث ۳۷ و ۱۴
امام ابوطالب مکی قوت القلوب اور امام حجۃ الاسلام احیاء العلوم میں فرماتے ہیں رد عمر بن الخطاب
رضی اللہ تعالیٰ عنہ وابن ابی لیلیٰ قاضی المدینۃ شہادۃ من کان ینتف لحیتہ یعنی امیر المومنین
عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ وعبد الرحمٰن بن ابی لیلیٰ قاضی مدینہ طیبہ (کہ اکابر ائمہ
تابعین واجلہ تلامذہ امیر المومنین عثمان غنی وامیر المومنین مولیٰ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے
ہیں ان دونوں ائمہ ہدیٰ نے) داڑھی چننے والے کی گواہی رد فرمادی حدیث ۱۵
یہی دونوں امام مکی وغزالی فرماتے ہیں شہد رجل عند عمر بن عبد العزیز بشہادۃ وکان ینتف
عنفقتہ فرد شہادتہ ایک شخص نے سادس خلفائے راشدین امیر المومنین عمر بن عبد العزیز
رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے یہاں کسی معاملہ میں گواہی دی اور وہ اپنی داڑھی کا ایک
حصہ جسے کھٹے کہتے ہیں چنا کرتا تھا امیر المومنین نے اوس کی شہادت رد فرمادی حدیث ۱۶
و ۱۷ و ۱۸ - امام محمد بن ابی الحسن علی مکی دقائق الطریقہ میں حضرت کعب احبار وابی الجلد
(جیلان بن فروہ اسدی) رحمہم اللہ تعالیٰ سے ذکر فرماتے ہیں یکون فی آخر الزمان اقوام یقصون
لحاہم ولا خلاق لہم آخر زمانے میں کچھ لوگ ہوں گے کہ داڑھیاں کتریں گے وہ نرے بے
نصیب ہیں یعنی اون کے لیے دین میں حصہ نہیں آخرت میں بہرہ نہیں والعیاذ باللہ رب العالمین

ہذا مختصر تشنیع ... نصوص ائمہ کرام وعلمائے اعلام میں نص ۵

امام محقق علی الاطلاق کمال الدین محمد بن الہمام فتح القدیر پھر علامہ زین بن نجیم مصری
بحر الرائق پھر علامہ ابو الاخلاص حسن بن عمار شرنبلالی غنیۃ ذوی الاحکام پھر
علامہ محقق محمد بن علی دمشقی در مختار پھر علامہ سید احمد مصری حاشیۃ مراقی الفلاح
سب علما کتاب الصوم میں فرماتے ہیں المعنی للکل واللفظ لحاشیۃ الدرر والغرر
الاخذ من اللحیۃ وہو دون القبضۃ کما یفعلہ بعض المغاربۃ ومخنثۃ الرجال لم یبحہ احد واخذ
کلہا فعل مجوس الاعاجم والیہود والہنود وبعض اجناس الافرنج یعنی جب داڑھی
ایک مشت سے کم ہو تو اوس میں کچھ لینا جس طرح بعض مغربی اور زنانے زنخے کرتے ہیں

ہے کسیکے نزدیک حلال نہیں اور سب سے لینا ایرانی مجوسیون اور یہودیون اور ہندوؤن
اور بعض فرنگیون کا فعل ہے نص ۶ تا ۱۲ امام برہان الملۃ والدین فرغانی ہدایہ پھر امام
زیلعی تبیین الحقائق شرح کنز الدقائق پھر علامہ نجم الدین طوری تکملہ بحر الرائق پھر علامہ شرنبلالی
غنیہ پھر علامہ سید ابو السعود ازہری فتح اللہ المعین حاشیہ کنز پھر علامہ سیدی احمد طحطاوی
حاشیہ تنویر پھر علامہ سیدی محمد امین آفندی رد المحتار علی الدر المختار سب کے سب کتاب الجنایات
مسئلہ جنایات تحلیق اللحیہ میں فرماتے ہیں یؤدب علی ذلک لارتکاب المحرم ہذا ہو لفظ الکل الا
الطحطاوی فلفظہا یؤدب علی ارتکابہ ما لا یحل داڑھی مونڈنے والے کو سزا دیجائے کہ وہ فعل حرام
کا مرتکب ہوا نص ۱۳ تا ۱۷ علامہ تورپشتی شرح مصابیح پھر علامہ طیبی شرح مشکوٰۃ
پھر مولانا علی قاری مکی مرقاۃ پھر علامہ فتنی مجمع البحار پھر شیخ محقق لمعات میں فرماتے ہیں
قص اللحیۃ کان من صنیع الاعاجم وہو الیوم شعار کثیر من المشرکین کالافرنج والہنود ومن
لا خلاق لہم فی الدین من الفرق الموسومۃ بالقلندریۃ طہر اللہ عنہم حوزۃ الدین داڑھی تراشنا
پارسیون کا کام تھا اور اب تو بہت کافرون کا شعار ہے جیسے فرنگی اور ہندو اور وہ فرقہ
جنکا دین میں کچھ حصہ نہیں جو قلندریہ کہلاتے ہیں اللہ تعالیٰ اسلامی حدود کو انسے پاک
کرے نص ۱۸ اور ۱۹ کواکب الدراری شرح صحیح بخاری امام کرمانی و مجمع میں ہے فسبحنہ
ما اسخف عقول قوم طولوا الشارب واحفوا اللحی عکس ما علیہ فطرۃ جمیع الامم قد بدلوا فطرہم
نعوذ باللہ سبحان اللہ کسقدر پوچ عقل ہے اون لوگون کی جنھون نے مونچھین بڑھائین
اور داڑھیان پست کین برعکس اوس خصلت کے جسپر تمام امم انبیا علیہم الصلاۃ والسلام
کی فطرت ہے انھون نے اپنی اصل خلقت ہی بدل دی خدا کی پناہ نص ۲۰ تا ۲۲ امام
ابو الحسن علی بن ابی بکر بن عبد الجلیل مرغینانی نے کتاب التجنیس والمزید میں اسکے عدم
جواز کی تصریح فرمائی لمعات شرح مشکوٰۃ و نصاب الاحتساب باب سادس میں ہے
ہل یجوز حلق اللحیۃ کما یفعلہ الجوالقیون الجواب لا یجوز ذکرہ فی جنایات الہدایۃ وکراہیۃ التجنیس یعنی
سوال کیا داڑھی مونڈنا جائز ہے جیسے جولاقی فقیر کرتے ہیں جواب ناجائز ہے
ہدایہ کتاب الجنایات اور تجنیس کتاب الکراہیۃ میں اسکی تصریح ہے نص ۲۳ و ۲۴

تبیین المحارم ورد المحتار میں ہے ازالۃ الشعر من الوجہ حرام الا اذا نبتت للمراۃ لحیۃ او شوارب فلا تحرم ازالتہ بل تستحب مونھ کے بال دور کرنا حرام ہے مگر جب کسی عورت کے داڑھی یا مونچھ نکل آئے تو اوسکا دور کرنا حرام نہیں بلکہ مستحب ہے نص ۲۵ و ۲۶ مفہم شرح صحیح مسلم للعلامۃ القرطبی پھر اتحاف السادۃ المتقین میں ہے لا یجوز حلقہا ولا نتفہا ولا قص الکثیر منہا داڑھی کا مونڈنا جائز نہ چھانٹنا نہ زیادہ کترنا نص ۲۷ - امام شمس الائمہ کردری وجیز میں فرماتے ہیں لا یحل للرجل ان یقطع لحیتہ مرد کو حلال نہیں کہ داڑھی کاٹے نص ۲۸ تا ۳۰ بعینہ یہی الفاظ امام ابو بکر نے فرمائے اور ادن سے نوازل اور نوازل سے نصاب الاحتساب باب ثامن میں منقول ہوئے نص ۳۱ و ۳۲ درمختار میں ہے فیہ (ای فی المجتبیٰ) قطعت شعر راسہا اثمت ولعنت زاد فی البزازیۃ ولو باذن الزوج لانہ لا طاعۃ لمخلوق فی معصیۃ الخالق ولذا یحرم علی الرجل قطع لحیتہ والمعنی المؤثر التشبہ بالرجال رد المحتار میں ہے العلۃ المؤثرۃ فی اثمہا التشبہ بالرجال فانہ لا یجوز کالتشبہ بالنساء یعنی مجتبی شرح قدوری میں ہے کہ عورت اپنے سر کے بال کاٹے تو گنہگار و ملعونہ ہوجائے بزازیہ میں زائد فرمایا کہ اگرچہ شوہر کی اجازت سے ہو اسلئے کہ خدا کی نافرمانی میں کسیکی اطاعت نہیں اسیلئے مرد پر داڑھی کا کٹنا حرام ہے اور علت گناہ مردوں کی وضع بنانی ہے یعنی عورت کو سر کے بال کترنے کی حرمت میں یہ علت ہے کہ یہ مردانی وضع ہے جسطرح مرد کو ریش تراشی حرام ہونے کی علت یہ کہ عورتوں سے تشبہ ہے اور وہ دونوں ناجائز نص ۳۳ امام علامہ قاری شرح شفا امام قاضی عیاض میں فرماتے ہیں حلق اللحیۃ منہی عنہ داڑھی مونڈنے کی شرع میں ممانعت ہے نص ۳۴ علامہ شہاب خفاجی نسیم الریاض میں فرماتے ہیں اما حلقہا فمنہی عنہ لانہ عادۃ المشرکین داڑھی مونڈنا منع ہے کہ یہ کافروں کی عادت ہے نص ۳۵ اشعۃ اللمعات سے گزرا علت در حرمت حلق لحیہ ہیئت است نص ۳۶ اوسی میں ہے حلق کردن لحیہ حرام است وروش افرنج و ہنود وجوالقیان است کہ ایشان را قلندریہ گویند نص ۳۷ فتح المعین بشرح قرۃ العین میں ہے یحرم حلق لحیۃ داڑھی مونڈنا حرام ہے فائدہ جسطرح داڑھی مونڈنا کتروانا یا الکانی حرام و گناہ ہے یونہی بارہا جمہور علما کے نزدیک اوسکا طول فاحش کہ حد سے بڑھایا جائے

جو حد تناسب سے خارج و باعث انگشت نمائی ہو مکروہ و ناپسند ہی امام قاضی عیاض
پھر امام ابو زکریا نووی شرح صحیح مسلم مین فرماتے ہین تکرہ الشہرۃ فی تعظیمہا کما تکرہ فی قصہا
وجزہا اور کہین ہی وکرہ مالک طولہا جدا حضور اقدس صلی اللہ تعالی علیہ وسلم و حضرت عبد اللہ
بن عمر و حضرت ابو ہریرہ وغیرہما صحابہ و تابعین رضی اللہ تعالی عنہم کے افعال و اقوال
اور ہمارے امام اعظم ابو حنیفہ و محرر مذہب امام محمد رضی اللہ تعالی عنہما و عامہ کتب فقہ
کی تصریح سے اسکی حد یکمشت ہے ابھی نصوص علما سے گزرا کہ اس سے کم کرنا کسی نے حلال
نجانا قبضہ سے زائد کا قطع ہمارے نزدیک مسنون ہے بلکہ نہایہ مین بلفظ وجوب تعبیر کیا
تفصیل اسکی بحر و نہر اور در مختار اور اوسکے حواشی وغیرہا کتب فقہ اور مرقاۃ و لمعات شرح
وغیرہا کتب حدیث اور قوت القلوب احیاء العلوم وغیرہا کتب سلوک مین دیکھئے قول عرب کے
اس ناقص العقل بے عاقل نے لکھا اور بدلا وسکا قائل جانا مقولہ ہی جسکو نقل کیا ہے مین اسکا طول
فاحش و مفرط کی ناپسندی ہی ور نفس طول تو سبزہ آغاز ہوتے ہی حاصل کہ بال اگرچہ ذرہ کے برابر
آخر جسم ہی اور جسم بے طول نا ممکن تو مطلق طول کی مذمت نفس لحیہ کی مذمت ہوگی حالانکہ تمام
عالم جانتا ہی کہ عرب کی قدیم قومی و ملکی وضعی عادت ہمیشہ داڑھی رکھنی رہی ہے وہ اسکے
منڈانے کی مذمت کرتے اور اوسے سخت عیب جانتے جس کا کچھ ذکر اقوال امام شریح و اصحاب
امام احنف سے گزرا قوت القلوب شریف مین امام ابو یوسف رضی اللہ تعالی عنہ سے ہے
من عظمت لحیتہ جلت معرفتہ اور بعض ادیبوں سے نقل فرمایا فی اللحیۃ خصال نافعۃ
منہا تعظیم الرجل والنظر الیہ بعین العلم والوقار ورفعہ فی المجالس والاقبال علیہ والتقدیم
علی الجماعۃ وتفضیلہ اسی طرح احیاء العلوم مین ہے یہ زنخدان کے وہ بال جو اس خلیج العذار
کے نزدیک ہیں عند اہل عرب اسکے منحوس و مذموم جانتے اور تیمم کیا اچھا سمجھتے ہین یہانتک
کہ اسپر مثلین زبان زد ہوئین اور ہر عاقل جانتا ہی کہ خیر الامور اوسطہا قال تعالی
وکان بین ذلک قواما وقال تعالی وابتغ بین ذلک سبیلا وقال تعالی
عوان بین ذلک کوسج کے بارے مین امام شافعی رضی اللہ تعالی عنہ کے اقوال دو قالیح
بیہقی نے مناقب مین روایت اور امام سخاوی نے مقاصد حسنہ مین زیر حدیث

ایالم والاشفر الارزق ذکر کیے جسے دیکھنا ہو وہاں دیکھے تنبیہ وہم بقیہ دلائل تحریم میں دلیل اول داڑھی منڈانا مثلہ یعنی صورت بگاڑنا ہی اور مثلہ حرام اب کتب فقہیہ سے کتاب الحج کا احرام باندھیے نص ۳۸ ہدایہ میں ہی حلق الشعر فی حقہا مثلۃ کحلق اللحیۃ فی حق الرجال نص ۳۹ کافی شرح وافی لاتحلق ولکن تقصر لان الحلق فی حقہا مثلۃ والمثلۃ حرام وشعر الراس زینۃ لہا کاللحیۃ للرجل کما لاتحلق لحیتہ عند الخروج من الاحرام فلذا لاتحلق شعرہا نص ۴۰ امام ملک العلما ابوبکر مسعود کاشانی بدائع پھر علامہ علی قاری مسالک متقسط میں فرماتے ہیں حلق اللحیۃ من باب المثلۃ نص ۴۲ و ۴۳ تبیین الحقائق وابو السعود مصری حلق راسہا مثلۃ کحلق اللحیۃ فی الرجل نص ۴۴ نیز تبیین میں ہی لایاخذ من لحیتہ شیئا لانہ مثلۃ نص ۴۵ و ۴۶ بحر الرائق وطحطاوی علی الدر واللفظ للبحر لاتحلق لکونہ مثلۃ کحلق اللحیۃ نص ۴۷ برجندی شرح نقایہ حلق الراس فی حقہا مثلۃ کحلق اللحیۃ فی حق الرجل نص ۴۸ شرح اللباب اما المراۃ فلیس لہا الا التقصیر لما سبق من ان حلق راسہا مثلۃ کحلق الرجل اللحیۃ نص ۴۹ طریقۃ المریدیہ سے گزرا کہ النقصان منہا مثلۃ ان سب عبارات کا حاصل یہی ہے کہ مرد کو داڑھی منڈانا کترنا مثلہ ہے جیسے عورت کو سر منڈانا۔ یہ مسئلہ ایسا واضح جلیہ ہی کہ مسلمانوں کے تمام خواص وعوام اوس سے آگاہ ہیں ہر ذی عقل مسلم جانتا ہے کہ جیسے عورت کے حق میں گیسو بریدہ گالی ہے یونہی مرد کے لیے داڑھی منڈا۔ ہاں ناپاک طبائع کا ذکر نہیں بہتیرے مردزنانے بنتے ناقل ہیں ناچتے اپنی ماں بہن کے پیچھے طبلہ بجاتے ہیں اور ان حرکات سے اصلا عار نہیں رکھتے جس طرح داڑھی رکھنا افعال قدیمہ انبیائے کرام علیہم الصلاۃ والسلام سے ہے یونہی یہ ارشاد بھی اقوال قدیمہ رسل عظام سے اذا لم تستحی فاصنع ما شئت حیا باش وہر چہ خواہی کن ۔ اب امام ابوالبرکات عبد اللہ نسفی کا ارشاد الحکی گزرا المثلۃ حرام اشعہ سے گزرا علت در حرمت مثلہ میں سنت احادیث بھیجے کہ امید کرتا ہوں مجموعا اس تحریر کے سوا شاید نہ ملیں۔ حدیث ۱۸ امام احمد و بخاری و مسلم و نسائی حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہما سے راوی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم فرماتے ہیں لعن اللہ من مثل بالحیوان اللہ کی لعنت اوس پر جو کسی جاندار

کے ساتھ مثلہ کرے۔ طبرانی نے بسند حسن اون سے روایت کی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا من مثل بحیوان فعلیہ لعنۃ اللہ والملٰئکۃ والناس اجمعین جو کسی جاندار کے ساتھ مثلہ کرے اوس پر اللہ و ملٰئکہ و بنی آدم سب کی لعنت حدیث ۱۹ ائمہ فی احمد۔ دارمی۔ مسلم۔ ابوداود۔ ترمذی نسائی۔ ابن ماجہ طحاوی۔ ابن حبان بیہقی بسطی نجارو حضرت بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب کوئی لشکر بھیجتے سپہ سالار کو وصیت فرماتے اغزوا باسم اللہ فی سبیل اللہ قاتلوا من کفر باللہ اغزوا ولا تغلوا ولا تغدروا ولا تمثلوا ولا تقتلوا ولیدا جہاد کروا للہ کے نام پر اللہ کی راہ میں قتال کرو اللہ کے منکروں سے جہاد کرو اور خیانت نہ کرو نہ عہد توڑو نہ مثلہ کرو نہ کسی بچہ کو قتل کرو حدیث ۲۰ امام احمد مسند اور ابن ماجہ سنن اور قاضی عبد الجبار بن احمد اپنی امالی میں حضرت صفوان بن عسال رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں ایک لشکر میں بھیجا فرمایا سیروا باسم اللہ وفی سبیل اللہ قاتلوا من کفر باللہ ولا تمثلوا ولا تغدروا ولا تغلوا ولا تقتلوا ولیدا چلو خدا کے نام پر خدا کی راہ میں جہاد کرو خدا کے منکروں سے اور نہ مثلہ کرو نہ بدعہدی نہ خیانت نہ بچے کا قتل حدیث ۲۱ حاکم مستدرک میں حضرت ابن الفاروق رضی اللہ عنہما سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا خذ فاغز فی سبیل اللہ فقاتلوا من کفر باللہ لا تغلوا ولا تمثلوا ولا تقتلوا ولیدا فہذا عہد اللہ وسیرۃ نبیہ لے خدا کی راہ میں لڑ منکران خدا سے جہاد کر و خیانت نکر نہ مثلہ نہ بچوں کو قتل کہ یہ اللہ تعالیٰ کا عہد اور اوسکے نبی کا شیوہ ہے صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حدیث ۲۲ بیہقی سنن میں امیر المومنین مولےٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ حدیث طویل میں راوی رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب کوئی لشکر کفار پر بھیجتے فرماتے لا تمثلوا بآدمی ولا بہیمۃ مثلہ نہ کرو نہ کسی آدمی کو نہ چوپائے کو حدیث ۲۳ تا ۲۵ احمد و بخاری حضرت عبد اللہ بن زید اور احمد وابوبکر بن ابی شیبہ حضرت زید بن خالد اور طبرانی حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے راوی نہی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عن النہبۃ والمثلۃ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے لوٹ اور

۱۲ قلت و وقع ... بلفظ اصرنا مثل باجمیع وذکر الصحابی عبد اللہ بن عمرو بالوا و قال لا ادری اھو ھو والالو من قلم الناسخ ام حدیث آخر ۱۲ منہ

مثلہ سے منع فرمایا حدیث ۲۶ و ۲۷ ابن ماجہ حضرت ابو سعید خدری اور امام ابوجعفر
طحاوی و سلیمٰن بن احمد طبرانی حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے راوی نہی رسول
اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ولفظ الطحاوی سمعت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ینہی
ان یمثل بالبہائم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے چوپایوں کو مثلہ کرنے سے منع
فرمایا حدیث ۲۸ و ۲۹ و ۳۰ ابوبکر بن ابی شیبہ و امام طحاوی و حاکم حضرت عمران بن
حصین اور اولین و طبرانی حضرت مغیرہ بن شعبہ اور صرف اول حضرت اسماء بنت ابی
بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے راوی نہی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عن المثلۃ
ہذا حدیث الحاکم عن عمران و مثلہ لفظ الطبرانی عن ابن عمر حدیثا المغیرۃ و اسماء رسول اللہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مثلہ سے منع فرمایا حدیث ۳۱ طبرانی امیر المؤمنین
علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ سے راوی سمعت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ینہی عن المثلۃ
ولو بالکلب العقور میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو سنا کہ مثلہ کرنا منع فرماتے
تھے اگرچہ سگ گزندہ کو حدیث ۳۲ و ۳۳ ابن قانع و طبرانی و ابن مندہ بطریق
موسیٰ بن ابی حبیب حضرت حکم بن عمیر و حضرت عائذ بن قرط رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں لا تمثلوا بشیء من خلق اللہ عزوجل فیہ روح
خلق اللہ میں سے کسی ذی روح کو مثلہ نہ کرو حدیث ۳۴ و ۳۵ ابوداؤد و طحاوی
حضرت سمرہ بن جندب اور بخاری و مسلم قتادہ سے مرسلا راوی کان النبی صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم یحث علی الصدقۃ وینہی عن المثلۃ ہذا لفظ ابی داود ولفظ الطحاوی قلما خطب
خطبۃ الا امرنا فیہا بالصدقۃ ونہانا عن المثلۃ ولفظہما فی حدیث العرنیین عن قتادۃ بلغنا ان
النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کان بعد ذلک یحث علی الصدقۃ وینہی عن المثلۃ و بمعناہ
لابن ابی شیبۃ والطحاوی عن عمران فی الحدیث المار یعنی کم کوئی خطبہ ہوگا جس میں رسول اللہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم صدقہ کا حکم اور مثلہ سے ممانعت نہ فرماتے ہوں حدیث ۳۶
طبرانی کبیر میں حضرت یعلی بن مرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ
فرماتے ہیں لا تمثلوا بعباد اللہ اللہ کے بندوں کو مثلہ نہ کرو حدیث ۳۷ و ۳۸ ابن عساکر

وابن النجار حضرت ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا اور ابن ابی شیبہ مصنف میں عطا
سے مرسلا راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے فرمایا الا مثل بہ مثل اللہ بہ یوم القیمۃ
حاصل یہ کہ جو یہاں مثلہ کریگا روز قیامت اوسے اللہ تعالی مثلہ بنائیگا حدیث ٣٩ بیہقی
سنن میں صالح بن کیسان سے حدیث طویل میں راوی حضرت خلیفہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ
وسلم سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالی عنہ نے حضرت یزید بن ابی سفین رضی اللہ تعالی عنہما کو
سالاری پر بھیجتے وقت وصیت میں فرمایا لا تقتلوا ولا تمثل ولا تجبن ولا تغلل عہد توڑنا نہ مثلہ کرنا نہ بزدلی
نہ خیانت حدیث ٤٠ سیف کتاب الفتوح میں متعدد شیوخ سے راوی امیر المومنین صدیق
اکبر رضی اللہ تعالی عنہ نے اپنے صوبہ ملک یمامہ مہاجر بن ابی امیہ رضی اللہ تعالی عنہ کو فرمان
بھیجا جس میں ارشاد ہے ایاک والمثلۃ فی الناس فانہا مأثم ومنفرۃ الا فی قصاص لوگوں کا مثلہ
کرنے سے بچو کہ وہ گناہ ہے اور نفرت دلانے والا مگر قصاص وعوض میں ...
سے مثلہ حرام جو بات کنار رکھنے کے لیے ناجائز کتوں سے بھی گندے حربی کافر ...
مسلمان کا خود اپنے منھ کے ساتھ مثلہ کرنا کس درجہ اشد حرام وموجب لعنت ...
والعیاذ باللہ تعالی حدیث ٤١ طبرانی معجم کبیر میں بسند حسن حضرت عبد اللہ بن عباس
رضی اللہ تعالی عنہما سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم فرماتے ہیں من مثل بالشعر
فلیس لہ عند اللہ خلاق جو بالوں کیساتھ مثلہ کرے اللہ عزوجل کے یہاں اوسکا کچھ حصہ
نہیں والعیاذ باللہ رب العلمین یہ حدیث خاص مسئلہ مثلہ مومنین یعنی بالوں کا مثلہ الہی ...
ائمہ سے مذکور ہوا کہ عورت سر کے بال منڈائے یا مرد داڑھی یا مرد خواہ عورت بھویں کما فی ...
کفرۃ الہند فی الحداد یا سیاہ خضاب کرے کما فی المناوی والعزیزی والحفنی شروح الجامع الصغیر
یہ سب صورتیں مثلہ مومن میں داخل ہیں اور سب حرام دلیل دوم داڑھی منڈانا نصرانی صورت
بننا اور عورتوں سے تشبہ پیدا کرنا ہے اور مرد کو عورت عورت کو مرد سے کسی لباس وضع چال ...
میں بھی تشبہ حرام نہ کہ خاص صورت وبدن میں ظاہر ہے کہ عورت ومرد کا جسم ظاہر میں امتیاز
یہی چوٹی اور داڑھی ہے اسی طرف تسبیح ملائکہ میں اشارہ وارد ہوا امام زیلعی تبیین الحقائق علامہ
اتقانی غایۃ البیان علامہ طوری تکملہ بحر سب علما کتاب الجنایات اور امام حجۃ الاسلام

محمد غزالی کیمیاے سعادت میں ذکر کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ان للہ
ملئکۃ تسبیحھم سبحٰن من زین الرجال باللحی والنساء بالقرون والذوائب لیس عند الاتقانی فی نسختی
لفظ القرون بیشک اللہ عزوجل کے کچھ فرشتے ہیں جنکی تسبیح یہ ہے پاکی ہے اوسے جس نے مردوں کو
زینت دی داڑھیوں سے اور عورتوں کو گیسوؤں سے بلکہ داڑھی چوٹی سے بھی زیادہ وجہ امتیاز
ہے کہ مرد چوٹی بنا سکتا ہے اور عورت داڑھی نہیں نکال سکتی ولہذا نص ۵۰ و ۵۱ امامین جلیلین فو
اجیا میں فرماتے ہیں اللحیۃ من تمام خلق الرجال وبہا تمیز الرجال من النساء فی ظاہر الخلق داڑھی
آفرینش مرد کی تمامی سے ہے اور اوسی سے تمیز ہوتے ہیں مرد عورتوں سے ظاہر صورت میں۔ لاجرم
بزازیہ و در مختار و رد المحتار کے نصوص گزرے کہ عورت کو موے سر مرد کو داڑھی کا قطع حرام ہے
کہ اس میں ایک کو دوسرے سے تشبہ ہے نص ۵۲ سیدی عارف باللہ علامہ عبد الغنی نابلسی قدس سرہ القدسی
حدیقہ ندیہ شرح طریقہ محمدیہ میں فرماتے ہیں الحکمۃ فی تحریم تشبہ الرجل بالمرأۃ وتشبہ المرأۃ بالرجل انہما
مغیران لخلق اللہ مرد و عورت کا باہم تشبہ حرام ہونیکی حکمت یہ ہے کہ وہ دونوں اوسمیں خدا کی بنائی چیز
بدلتے ہیں۔ یہ اشارہ ہے اوسی آیہ کریمہ فلیغیرن خلق اللہ کیطرف۔ یہ تو آیت تھی اب بتوفیق
اللہ تعالیٰ احادیث لیجیے حدیث ۴۲ امام احمد و دارمی و بخاری و ابوداود و ترمذی و نسائی
و ابن ماجہ و طبرانی حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی حضور پر نور سید المرسلین صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں لعن اللہ المتشبہین من الرجال بالنساء والمتشبہات من النساء بالرجال اللہ کی
لعنت اون مردوں پر جو عورتوں کی وضع بنائیں اور اون عورتوں پر جو مردوں کی۔ طبرانی کی روایت
یوں ہے ان امرأۃ مرت علی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم متقلدۃ قوسا فقال لعن اللہ المتشبہات
من النساء بالرجال والمتشبہین من الرجال بالنساء حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سامنے
ایک عورت شانے پر کمان لٹکائے گزری فرمایا اللہ کی لعنت اون عورتوں پر جو مردانی وضع بنائیں
اور اون مردوں پر جو زنانی حدیث ۴۳ بخاری ابوداود ترمذی اونھیں سے راوی لعن رسول اللہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم المخنثین من الرجال والمترجلات من النساء وقال اخرجوہم من بیوتکم رسول
اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے لعنت فرمائی زنانے مردوں اور مردانی عورتوں پر اور فرمایا اونھیں اپنے
گھروں سے نکال دو حدیث ۴۴ بخاری ابوداود و ابن ماجہ ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے راوی

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں اخرجوا المخنثین من بیوتکم زنانوں کو اپنے گھروں سے نکال
باہر کرو حدیث ۴۵ ابوداود نسائی ابن ماجہ ابن حبان حاکم بسند صحیح ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ
عنہ سے راوی لعن رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم الرجل یلبس لبسۃ المرأۃ والمرأۃ تلبس لبسۃ
الرجل رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے لعنت فرمائی اوس مرد پر کہ عورت کا پہناوا پہنے اور
اوس عورت پر کہ مرد کا حدیث ۴۶ ابوداود بسند حسن عبداللہ بن ابی ملیکہ سے راوی قال قیل
لعائشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ان امرأۃ تلبس النعل قالت لعن رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم الرجلۃ
من النساء ام المؤمنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے عرض کیگئی کہ ایک عورت مردانہ جوتا پہنتی ہے
فرمایا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مردانی عورتوں پر لعنت فرمائی حدیث ۴۷ امام احمد
بسند صحیح ایک تابعی ہذلی سے راوی میں عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی خدمت میں
حاضر تھا ایک عورت کمان لٹکائے مردانی چال چلتی سامنے سے گزری عبداللہ نے پوچھا یہ کون ہے
میں نے کہا ام سعید دختر ابوجہل فرمایا میں نے سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے سنا لیس منا
من تشبہ بالرجال من النساء ولا من تشبہ بالنساء من الرجال ہمارے گروہ سے نہیں وہ عورت کہ
مردوں سے تشبہ کرے اور نہ وہ مرد کہ عورتوں سے رواہ الطبرانی عن عبداللہ مختصراً حدیث ۴۸
امام احمد بسند حسن اور عبدالرزاق مصنف میں ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی لعن رسول اللہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مخنثی الرجال الذین یتشبہون بالنساء والمترجلات من النساء المتشبہات
بالرجال وراکب الفلاۃ وحدہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے لعنت فرمائی زنانے مردوں
پر جو عورتوں کی صورت بنیں اور مردانی عورتوں پر جو مردوں کی شکل بنیں اور جنگل کے اکیلے سوار کو
یعنی جو خطرکی حالت میں تنہا سفر کو جائے حدیث ۴۹ طبرانی کبیر میں بسند صالح حضرت عمار بن یاسر
رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ثلثۃ لا یدخلون الجنۃ ابدا
الدیوث والرجلۃ من النساء ومدمن الخمر تین شخص جنت میں کبھی نجائینگے دیوث اور مردانی عورت اور
شراب کا عادی حدیث ۵۰ احمد نسائی حاکم حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ثلثۃ لا ینظر اللہ الیہم یوم القیمۃ العاق لوالدیہ والمرأۃ
المترجلۃ المتشبہۃ بالرجال والدیوث تین شخصوں پر اللہ تعالیٰ روز قیامت نظر رحمت نفرمائیگا ماں

باب ۱۶ نافرمان اور مردانی عورت مردوں کی وضع بنانیوالی اور دیوث حدیث ۱۵ نسائی سنن اور بزار مسند اور حاکم مستدرک اور بیہقی شعب الایمان میں ابن عمر سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ثلٰثۃ لا یدخلون الجنۃ العاق لوالدیہ والدیوث ورجلۃ النساء تین شخص جنت میں نجائینگے ماں باپ کے عاق اور دیوث اور مردانی عورت حدیث ۵۲ بیہقی شعب میں ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں اربعۃ یصبحون فی غضب اللہ ویمسون فی سخط اللہ المتشبہون من الرجال بالنساء والمتشبہات من النساء بالرجال والذی یاتی البہیمۃ والذی یاتی الرجال چار شخص صبح کریں تو اللہ کے غضب میں شام کریں تو اللہ کے غضب میں زنانی وضع والے مرد اور مردانی وضع والی عورتیں اور جو چوپائے سے جماع کرے اور اغلامی حدیث ۵۳ طبرانی کبیر میں ابو امامہ باہلی رضی اللہ عنہ سے راوی اربعۃ لعنہم اللہ فوق عرشہ وامنت علیہم الملئکۃ الذی یحصن نفسہ عن النساء ولا یتزوج ولا یتسری لئلا یولد لہ والرجل یتشبہ بالنساء وقد خلقہ اللہ ذکرا والمراۃ تتشبہ بالرجال وقد خلقہا اللہ انثی ومضلل المسکین وفی اخری لعنۃ اربعۃ لعنوا فی الدنیا والاٰخرۃ وامنت الملئکۃ رجل جعلہ اللہ ذکرا فانث نفسہ وتشبہ بالنساء وامراۃ جعلہا اللہ انثی فتذکرت وتشبہت بالرجال والذی یضل الاعمی ورجل حصور ولم یجعل اللہ حصورا الا یحیی ابن زکریا یعنی چار شخص ہیں اللہ عزوجل نے بالائے عرش سے دنیا و آخرت میں لعنت بھیجی اور اونکی لعنت پر فرشتوں نے آمین کہی وہ مرد جسے خدا نے نر بنایا اور وہ مادہ بنے عورتوں کی وضع بنائے اور عورت جسے خدا نے مادہ بنایا اور وہ نر بنے مردانی وضع اختیار کرے اور اندھے کو بہکانے یا مسکین کو راستہ بھلا بنوالا اور وہ جواولاد ہونیکے خوف سے نہ نکاح کرے نہ کنیز حلال رکھے اور یحیٰی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرح بنے حدیث ۵۴ ابن عساکر ابن صالح وہ اپنے بعض شیوخ سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں لعن اللہ والملئکۃ رجلا تانث وامراۃ تذکرت اللہ عزوجل اور فرشتوں نے لعنت کی اوس مرد پر جو عورت بنے اور اوس عورت پر جو مرد بنے والعیاذ باللہ رب العالمین دلیل سوم داڑھی منڈانا کترانا شعار کفار میں اون کی سنت ہے اور وہ حرام ہے مسئلہ ششم کی متعدد احادیث میں گزرا کہ یہ خصلت مجوس و یہود و مشرکین کی ہے اور ہم نے نصوص عدیدہ ہیں کہ جو ہیولی یہودیوں ہندؤوں نصرانیوں کی ہیں اور حدیث اول و سوم و چہارم میں گزرا مشرکین کا خلاف کرو یہود و نصاریٰ کی سنت نہ بنو اہل کتاب کی مخالفت کرو نیز ص ۳۲ تا ۵۵ صفحات میں گزرا کہ داڑھی بڑھاؤ اسی نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ

له زاد عبیدا آخر عمر بافی قریۃ فالظاہر تعدد الورود لا التغییر العبارۃ من الصحابی اوراویہ واللہ تعالیٰ اعلم ۱۲ منہ

علیہ وسلم نے اپنی بیزاری اس وجہ سے ظاہر فرمائی کہ اسمیں بد بیوں سے تشبہ ہے علامہ طیبی وعلامہ قاری نے فرمایا
کروہ بہی مشابہت کفار ہے نص ۵۶ و ۵۷ بدائع امام ملک العلماء و شرح منسک متوسط میں ہے حلق
اللحیۃ تشبہ بالنصاریٰ ہے داڑھی منڈانی نصاریٰ کی سی صورت بنانی ہے نص ۵۸ جب مختار میں فرمایا
داڑھی نہ رکھنا یہود و ہنود کا کام ہے علامہ طحطاوی نے فرمایا والتشبہ بہم حرام او تسویۃ تشبہ حرام ہے نص ۵۹
و ۶۰ علامہ اسمعیل بن عبد الغنی حاشیہ درر و غرر میں علامہ عبد الغنی بن اسمعیل حاشیہ در الفرید میں مع شرح
آفات لسان میں فرماتے ہیں لبس زی الافرنج کفر علی الصحیح اور مختصراً فرنگیوں کی وضع پہننی صحیح مذہب پر
میں کفر ہے حدیث ۵۵ صحیح بخاری شریف میں حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ہے
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ابغض الناس الی اللہ ثلثۃ ملحد فی الحرم ومبتغ فی الاسلام
سنۃ الجاہلیۃ ومطلب دم امرء بغیر حق لیہریق دمہ اللہ عزوجل کو سب سے زیادہ دشمن تین شخص ہیں حرم شریف
میں الحاد و زیادتی کرنے والا اور اسلام میں جاہلیت کی سنت چاہنے والا اور ناحق کسی کا خون بہانے کو
اوسکے قتل کی تلاش میں رہنے والا۔ علامہ طیبی سے مجمع البحار میں ہے اذا ترتب ہذا الوعید علی طالبہ فعلی
المباشر اولی جب سنت جاہلیت کی طلب پر یہ وعید ہے تو برتنے والے پر اولی حدیث ۵۶ و ۵۷
بخاری تعلیقاً اور احمد و ابو یعلیٰ و طبرانی کلاً حضرت عبد اللہ بن عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے
اور حلیہ اخیرہ ابو داؤد وصل کرا اور طبرانی معجم اوسط میں بسند حسن حضرت حذیفہ صاحب سر رسول اللہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں جعل الذلۃ والصغار
علی من خالف امری ومن تشبہ بقوم فہو منہم رکھی گئی ذلت اور خواری اوسپر جو میرے حکم کا خلاف کرے
اور جو کسی قوم سے تشبہ کرے وہ انھیں میں سے ہے علامہ طیبی پھر مجمع وغیرہ میں ہے ای من تشبہ بالکفار فی اللباس
وغیرہ فہو منہم اور باختصار یعنی جو کافروں سے لباس وغیرہ میں مشابہت کرے وہ انھیں کافروں میں
سے ہے حدیث ۵۸ ترمذی و طبرانی حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے راوی رسول اللہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں لیس منا من تشبہ بغیرنا لا تشبہوا بالیہود ولا بالنصاریٰ فان
تسلیم الیہود الاشارۃ بالاصابع وتسلیم النصاریٰ الاشارۃ بالاکف ہم میں سے نہیں جو ہمارے غیر
سے تشبہ کرے یہود و نصاریٰ سے تشبہ نہ کرو کہ یہود کا سلام انگلیوں سے اشارہ ہے
اور نصاریٰ کا ہتھیلیوں سے حدیث ۵۹ مسند الفردوس میں حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ

عنہا سے مروی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں لیس منا من عمل بسنۃ غیرنا جو ہمارے
غیر کی سنت پر عمل کرے وہ ہمارے گروہ سے نہیں حدیث ۶۰ ابن حبان اپنی صحیح میں ابو عثمان سے
راوی ہمارے پاس پیشگاہ خلافت فاروقی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمان والا شرف صدور لایا
جسمیں ارشاد ہوا ایاکم و زی الاعاجم پارسیوں کی وضع سے دور رہو۔ انتہیٰ بلفظہ۔ حدیث ۶۱
ابن ماجہ حضرت ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ
وسلم فرماتے ہیں من لم یعمل بسنتی فلیس منی جو میری سنت پر عمل نہ کرے وہ مجھ سے نہیں حدیث ۶۲ ابن
عساکر حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں من
رغب عن سنتی فلیس منی جو میری سنت سے منہ پھیرے وہ میرے گروہ سے نہیں حدیث ۶۳
خطیب حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
فرماتے ہیں من خالف سنتی فلیس منی جو میری سنت کا خلاف کرے وہ میرے زمرہ سے نہیں
حدیث ۶۴۔ ابن عساکر حضرت ابن الفاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی رسول اللہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں من اخذ بسنتی فهو منی و من رغب عن سنتی فلیس منی جو میری
سنت اختیار کرے وہ میرا اور جو میری سنت سے منہ پھیرے وہ میرا نہیں حدیث ۶۵
بیہقی شعب میں عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے بسند صحیح راوی رسول اللہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ان لکل عمل شرۃ و لکل شرۃ فترۃ فمن کانت فترتہ الی سنتی
فقد اہتدی و من کانت الی غیر ذلک فقد ہلک یعنی ہر کام کا ایک جوش ہوتا ہے اور ہر جوش
کو ایک فتور تو جو فتور کے وقت بھی میری سنت ہی کی طرف رہے ہدایت پائے اور جو
دوسری جانب ہو ہلاک ہو جائے۔ ربنا لقد تاب علینا و تجر بالدی و نشاک عنا و فاقتنا
الیک لا تہلکنا بذنوبنا و لا تؤاخذنا بما عملنا و لا تجعلنا فتنۃ للقوم الظلمین ربنا انک رؤف رحیم
آمین والحمد للہ رب العلمین وصلی اللہ تعالیٰ علی سیدنا و مولٰنا محمد شفیع المذنبین و آلہ
وصحبہ اجمعین

خاتمہ

رزقنا اللہ حسنہا اب کہ بحمد اللہ تعالی کلام اپنے منتہے کو پہنچا اگر ابنائے زمان کی ہمت اور دین و علم کی جانب رغبت معلوم کسی و بیخ تحریر کے چند ورق دیکھنے بھی اونپر بار گران اور وہ اسانون دیوانون کے دفتر اولٹ جانیں سیری کہاں لہذا ہم بعض مضامین رسالہ کا ایک جدول مین خلاصہ لکھتے ہین جنھیں اللہ و رسول پر ایمان اور روز قیامت پر ایقان ہو ملاحظہ کرین کہ قرآن و حدیث و نصوص ائمہ و علمائے قدیم و حدیث مین داڑھی منڈانے کتروانے پر کیا کیا ہولناک سخت سخت وعیدین مذمتین تہدیدین وارد ہین ایمانی نگاہ کو یہ جدول ہی کافی اور جو تفصیل چاہے تو فتوی وافی اب جسمین عذاب الٰہی کی طاقت ہو نیچر یان عنود کی بات سنے مجوس و یہود کی صورت بنے ان جانگزا آفتون کو گوارا کرے اور جسے محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم سے محبت ہو اپنا مونھ اسلامی بنائے شعائر اللہ کی حرمت بجالائے شعار کفر سے کنارہ کرے واللہ الہادی وولی الایادی۔

جدول اول سزاؤن وعیدون مذمتون کی جو داڑھی منڈانے کتروانے والون کے حق مین آیات و احادیث و نصوص مذکورہ سے ثابت ہوئین

نمبر	سزا و مذمت	فرمان عدالت	تعداد نصوص
۱	اللہ و رسول کے نافرمان ہین جل جلالہ و صلی اللہ تعالی علیہ وسلم	آیات ۱-۲-۳-۷-۱۳-۱۵ تا ۱۸-۲۱-۳۲ حدیث ۱ تا ۱۰-۱۹ تا ۲۸-۳۰-۴۰-۴۵	۴۱
۲	شیطان لعین کے محکوم ہین	آیت ۵	۱
۳	سخت احمق ہین	آیت ۱۰ نص ۱۸ و ۱۹	۳
۴	اللہ ان سے بیزار ہے	آیت ۱۴	۱
۵	رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم بیزار ہین	حدیث ۱۱ و ۱۲	۲
۶	رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کو ایسی صورت دیکھنے سے کراہت آتی ہے	حدیث ۱۰	۱

شمار	سزا و مذمت	فرمان عدالت	تعداد ثبوت
۷	یہودی صورت ہیں	حدیث ۳ و ۴ نص ۱ تا ۵	۷
۸	نصرانی وضع ہیں فرنگیوں سے مشابہ ہیں	حدیث ۴ نص ۱ تا ۵-۱۳-۱۰ تا ۱۳-۳۶-۵۱-۵۶	۱۷
۹	مجوس کے پیرو ہیں	حدیث ۳ و ۹ نص ۱-۵-۱۰-۱۳-۱۰ تا ۱۷	۲
۱۰	ہندوؤں کی مشابہ مشرکین کی سنت ہیں	حدیث ۱ نص ۱ تا ۵-۱۳-۱۰ تا ۱۷-۲۴-۳۴-۳۶	۱۳
۱۱	مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے گروہ سے نہیں	حدیث ۴۷-۵۸-۵۹-۶۱ تا ۶۴	۷
۱۲	انہیں اپنے مصوروں نصاری و یہود و مجوس و ہنود کے گروہ سے ہیں	حدیث ۵۶-۵۷	۲
۱۳	واجب التعزیر ہیں شہر بدر کرنے کے قابل ہیں	حدیث ۳-۴-۴۴ نص ۶ تا ۱۲	۹
۱۴	بے دین فطرت ہیں مغیر خلق اللہ ہیں	نص ۱۸-۱۹-۳۵-۳۰-۳۳ تا ۴۹-۵۲	۱۶
۱۵	زنانے مخنث ہیں	حدیث ۳-۴-۴۰ نص ۱ تا ۵	۷
۱۶	خدا کے عہد شکن ہیں	حدیث ۳۱	۱
۱۷	ذلیل و خوار ہیں	حدیث ۵۶-۵۷	۲
۱۸	گھنونے قابل نفرت ہیں	حدیث ۴۰	۱
۱۹	مردود الشہادت ہیں	حدیث ۱۳-۱۴-۱۵	۳
۲۰	یہودی اسلام میں داخل نہ ہوئے	آیت ۱۸	۱
۲۱	ہلاکت میں ہیں مستحق بربادی ہیں	آیت ۱۸ - حدیث ۶۵	۲
۲۲	دین میں بے بہرہ آخرت میں بے نصیب ہیں	حدیث ۱۶-۱۷-۴۱	۳
۲۳	عذاب الٰہی کے منتظر	آیت ۱۸	۱
۲۴	اللہ عزوجل کو مغضوب و دشمن و مبغوض ہیں	حدیث ۵۵	۱
۲۵	[illegible] تو اللہ کو غضب میں [illegible] ہیں	حدیث ۵۳	۱

نمبر	سزا و مذمت	فرمان عدالت	[illegible]
۲۶	قیامت کے دن اونکی صورتین بگاڑی جاینگی	حدیث ۷ ۳۳-۳۸	۳
۲۷	اللہ و رسول کے ملعون ہین دنیا و آخرت مین ملعون ہین اللہ و ملئکہ و البشر سبکی اونپر لعنت ہو فرشتون نے اونکے لعنتی ہونے پر آمین کہی	ہشت احادیث ۱۸-۲۲-۳۳-۴۴ ۴۵-۴۶-۴۸-۵۳-۵۴	۸
۲۸	اللہ تعالی اونپر نظر رحمت نفرمائیگا	حدیث ۵۰	۱
۲۹	وہ بہشت مین نجائینگے۔	حدیث ۴۹-۵۱	۲
۳۰	اللہ عزوجل اونھین جہنم مین ڈالیگا والعیاذ باللہ تعالی	آیت ۱۴	۱

الحمد للہ یہ مختصر رسالہ جسمین علاوہ زوائد کے اصل مقصد مین اٹھارہ آیتون اُنہتر حدیثون ساٹھ ارشادات علما جملہ ڈیڑھ سو نصوص نے باطل کا ازہاق حق کا احقاق کیا غرہ رجب روز جمعہ مبارکہ ۱۳۱۵ھ ہجریہ قدسیہ کو قمر التمام و بدر سماء اختتام اور بلحاظ تاریخ لمعۃ الضحی فی اعفاء اللحی نام ہوا ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم وصلی اللہ تعالی علی خیر خلقہ و سراج افقہ سیدنا و مولنا محمد و آلہ و صحبہ اجمعین آمین و آخر دعوٰنا ان الحمد للہ رب العلمین واللہ سبحنہ و تعالی اعلم و علمہ جل مجدہ اتم و احکم

کتبہ
عبدہ المذنب احمد رضا البریلوی
عفی عنہ بمحمد المصطفی النبی الامی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم

محمدی سنی حنفی قادری ۱۳۰۱ھ
عبد المصطفی احمد رضا خان

ما احسن ہذا التحریر العزیز التحریر، الذی حررہ مولانا النحریر، ولقد اصاب فی الجواب، واتی فیہ بشیٔ عجاب

لیس منہ اولوا النھی، ولا ینا تشبعد اولوا اللحی، لانہ اذا اثبت القرطاس البیاض سطورا دالتی، فاولی

ان یثبت الخذ الرطب شعورا فتنفعے، کیف لا وقد ربح بذہ المضایق المجازۃ الاعذار البارزۃ لمن یحفھم

من حلق اللحی، وقد تبین مفاسدہ کالشمس فی الضحی، اللاتی فیہا اقشعرار لمن یخاف عذاب ربہ

ویخشی، واضطرار الی الحق لمن یبعد النفس عن الھوی وینھی، فعجب غایۃ العجب من ذی السعو

الصحیح الذی لیس لہ داء من الثعلب والحیۃ، وقد اصبح بمرض اللحیۃ، اللتی ہی زینۃ للرجل

ومحاسن، ولذا یقال لہا المحاسن، فمن ہذہ الوجوہ وجوہ من اطالہا احرار فی الاولی، وبیضاء

فی الاخری، ووجوہ من ازالہا صفرار فی الدنیا، وسودا فی العقبی، صاننا اللہ تعالی عن سواد

الوجہ فی الدارین، ورزقنا اتباع سنۃ رسول الثقلین، صلی اللہ تعالی علیہ وسلم وعلی آلہ و

اصحابہ واتباعہ وعلماء ملتہ واولیاء امتہ فی الیوم الازہر واللیل الدجی، صلاۃ دائمۃ متوالیۃ

وسلاما متکاثرا متعاقبا لا تعد ولا تحصی،

کتبہ عبدہ العاصی سلطان احمد البریلوی

عفی اللہ عنہ

١٣١٥

(مہر) ١٣٠٩ سلطان احمد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سبحٰن من زین الرجال باللحی، وجعل شعار اہل الشعور والنھی، ومیزۃ الفحول من الانثی والخنثی،

وافضل الصلوات، واکمل التحیات، وازکی التسلیمات، وانمی البرکات، علی اشرف البرایا اسخی

العطایا محمد المبعوث ہدی للناس مبشرا ونذیرا، وداعیا الی اللہ باذنہ وسراجا منیرا، الکث اللحیۃ تملا

صدرہ المتلالی الجلی، وعلی آلہ واصحابہ الذین شعورہم شعارہم شعر یسار العلی، اما بعد فلاشک ان

التحریر العزیز حری بان یعز الیشندو الابریز فیہ جواہر غالیۃ تسر بہ الخواطر، وبدائع الکنۃ تقربہ النواظر

ولا غرو لانہ المنوج من نتائج افکار المجتہد السعید، البحر المعظم، والجبر ... حسن

محاسن الملة الشہراء، الذی افتخر به العلم والمجد والزکاء، وسما علی اقرانه بالحمد والتقی والعلی، جعله الله
عبد المصطفی، فقال من جید احمد رضاه، فما کان الا اسرع من الوحا، اذ اتی فی لمحة بلمعة الضحی
فاسمی الدهر به اذ اما واضحی، ہر الخبثة ویداه تحت ثیابه، وقتل البدعة وسیفه فی جرابه، واقام
علی الولید البلید الطامة العظمی، والطامة الکبری، وخمش فی خده وحدوده، وخدش فی عذاب اعدائه
فانتقم الله من الحدد بعد الاعذار، فبعدا الی این الفرار، وبای حدیث بعده یؤمنون، وسیعلم الذین ظلموا
ای منقلب ینقلبون، فطوبی وطوبی لمن تبع الهدی، واولی فاولی لمن اتبع الهوی، فقد
قال جل وعلا، ومن یشاقق الرسول من بعد ما تبین له الهدی ویتبع غیر سبیل المؤمنین
نوله ما تولی ونصله جهنم وساءت مصیرا ○ فیا ایها الشقی المرید المریض تلق الملحة الذی
ادار علی عذاره کورة بالحلق الرحی، اصابتک حالقة الدین، یا فائق المارقین من الیهود والنصاری
والمجوس والهنود وسائر المشرکین، وخلاف المسلمین، بل المرسلین، بل وخاتم النبیین صلی الله
تعالی علیه وعلیهم اجمعین، فالحذر الحذر یا من تکبر، وکان ان یتبصر، من حر نار سقر، لواحة للبشر
لا تبقی ولا تذر، ومن انذر فقد اعذر، والله اکبر علی من عتا وتکبر، وعصی وتجبر، وقل بالشعر
وانا العبد الضعیف محمد المعروف بحامد رضا رزقه الله شرعة الشریعة وشعرها واصلح عمله واعطاه
حلیة التقی والرضا آمین آمین بجاه النبی الامین المکین فصلی الله تعالی علیه وعلی آله الطیبین
واصحابه الطاهرین برحمتک یا ارحم الراحمین وکان ذلک لمنتصف رجب المرجب ۱۳۱۵ھ



حامدا ومصلیا

ہر شخص کو یہ بات معلوم ہے کہ ہر محکوم اپنے حاکم کی اطاعت و فرمانبرداری کے سبب اسکا مقبول اوسکا
منظور نظر ہو کر ذی عزم ذی تمیز ہر دلعزیز سمجھا جاتا ہے ہم معاشر مسلمین کا سرتاج والی حامی ہم بیکسوں

کا سہارا نجات آخرت کا وسیلہ غفران کا حیلہ ہماری ارزاق ہماری حیات ہماری کل کائنات کیا
بجملہ کائنات کا موجب ہمارا قافلہ سالار ہمارا اعلیٰ سردار ہمارا البشیر ونذیر ہمارا ایسا ہمتا ممتنع نظیر
رفیع الشان سلطان ہمارا عالم پناہ بادشاہ جس کی رفعت کمال کی کما رفعت سے بجز حضرت
واجب الوجود ممکن کا آگاہ ہونا ناممکن اللہم صل وسلم وبارک علیہ وعلی آلہ قدر حسنہ وجمالہ وکمالہ ہماری ایسے
عظیم الشان سلطان عالم جانِ عالم جانانِ عالم کے اہلبیت مطہر ومکرم اور اسکے جلیل القدر چاروں
وزیر اعظم جو ملت منیف ودین حنیف کے معین ومدد ومحافظ وناصر قیام نظام آئین اسلام کے اربع
عناصر اوسکے ممالک کے صوبہ دار اوسکے فوجی و عدالتی سردار اوسکے خطبا نقبا اوسکے منشی کاتب
خطوط نویس خطوط رسان اوسکے ایک لاکھ چوبیس ہزار خاص نظارۂ جمال کے شرف اندوز وغیرہم
جس امر اہم کے عامل رہے ہوں ہم اوسے بے پروائی یا حقارت کے باعث یا محض مرافقت وموافقت
مخالف یا اونکی متابعت ومشابہت کیلیے چھوڑ دیں قطع نظر اسکے کہ ہمارے بادشاہ کا حکم یا احکام
اوس عمل کی پابندی کی نسبت صادر ہو چکے ہیں) سیف ہے اور ہزار حیف ہر گاہ مخالف کو ہمارے اور ہمارے
موافق کی برائے نام مشابہت ناگوار تو ہمکو بدرجہ اولیٰ ایسے شائبہ شبہ عار ہونا ضرور اور انکے علوم صفا پاکر
والوں کا منشا اس سے بصورت انکار دور ہونا ہے یا اشکل مخنث یا اندراج افراد سوئنث خواہ گریبان
میں سوہنڈ ڈالیں دیکھیں کہ یہ صورت اس عمر میں اونکو پھبتی ہے یا صرف پھبتی شکل ثانی میں کوئی
کمال جمال ہے یا اظہار کمال نقص ہیئت ثالث میں کونسا حظ وکیف حاصل ہوسکتا ہے بہرکیف
اس مفید رسالہ میں جو کچھ اس فریق کیواسطے جامعیت کے ساتھ لکھا انتہا درجہ کا محقق اور
محض فیضان حق ہے فہو الحق المطابق والحق ان الحق احق بالاتباع لقد اجاد وہذا الجواب المتوقد النقاد
فیما اجاب واتانی وافاد والسنۃ الہادی الی سبیل الرشاد کتبہ افقر العباد عبیدہ النعمانی اوصلہ
اللہ تعالیٰ الی اقصی الامانی بحرمۃ السبع المثانی

-:RULES:-

1. The book must be returned on the date stamped above.
2. A fine of Re. 1/- per volume per day shall be charged for textbooks and 10 P. per vol. per day for general books kept overdue.